۱۴۶واں باب

[شوال ۳ ہجری]

مالک الملک کا جنگِ اُحد پر بیانیہ

۱۱۱: سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن [۳-۴لن تنالو]

نزولی ترتیب پر ۱۱۱ویں تنزیل، چوتھے پارے میں وارد قرآن مجید کی تیسری سورت

﴿آیات ۱۲۱ تا ۲۰۰﴾

۱۸۵	تین بنیادی موضوعات
۱۸۶	۱: جنگ اُحد پر قرآن کا تبصرہ [نکات ۱ تا ۱۰]
۱۹۵	۲: منافقین کی دست درازیاں اور اُن کا تعاقب [نکات ۱۱ تا ۱۷]
۱۹۹	۳: مخلص اہلِ ایمان کو ہدایات [نکات ۱۸ تا ۲۸]
۲۰۴	جنگِ اُحد اور سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن
۲۱۱	اُمّ المؤمنین، اُمّ المساکین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

۱۴۶واں باب

مالک الملک کا جنگ ـــــ اُحد پر بیانیہ

[سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰن آخری ۸ رکوعات]

وسط شوال ۳ ہجری میں معرکہ غزوہ اُحد کا آپ نے مناسب تفصیل سے مطالعہ فرمالیا۔ سورہ آلِ عمران کے آخری آٹھ رکوع ۱۳ تا ۲۰ [آیات ۱۲۱ تا ۲۰۰] جنگ اُحد کے فوراً بعد نازل ہوئے ہیں۔ گمان کیا جا سکتا ہے کہ یہ تنزیل اواخر شوال کی رہی ہو۔ جب کہ بعض آیات دورانِ جنگ ہی نازل ہوئی ہیں۔ جس طرح اپنے نبیؐ کو بھیجنے والے خالقِ کائنات نے گزشتہ برس یہ چاہا کہ میدانِ بدر میں مٹھی بھر مسلمانوں کو قریش کے ساتھ ٹکرا دیا جائے، اِس برس اُس نے چاہا کہ بدر کے تناظر میں، اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منافقین جو بہت زیادہ سرگرم ہو گئے ہیں، سب کے سامنے اِس مصنوعی لبادے کو تار تار کر دیا جائے تاکہ یہ اسلام و اخلاص کے پاکیزہ لباس سے تہی داماں نظر آئیں۔ مسلمانوں کے سامنے اُن کا نفاق طشت از بام ہو جائے، اور قیامت تک کے لیے منافقین کے ساتھ مسلمانوں کو معاملہ کرنے کا سلیقہ بھی سکھا دیا جائے۔ ساتھ ہی مدینے کے اندر اسلام میں نئے نئے داخل ہونے والے کچھ لوگوں میں جو دنیا کی محبت، عزیمت کی کمی اور برسہا برس سے قبائل کے درمیان جنگوں سے جو عصبیت اُن کے دل و دماغ میں در آئی تھی جس کی آبیاری میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی شب و روز لگا رہتا تھا اُس کی بیخ کنی کی جائے۔ مسلمانوں کو اُن اوصاف عالیہ سے متعارف کرایا اور ایک چیلنج سے عملاً گزارا جائے کہ حاصل تجربے اور تربیت کے ذریعے وہ مدینے کی اسلامی ریاست کو مستحکم اور وسیع کر سکیں، یوں خاتم النبیینؐ کی قیادت میں ایک اسلامی سلطنت کے قیام، اُس کے استحکام اور توسیع کا ماڈل بھی قیامت تک کے لیے اہلِ ایمان کو اور احیائے دین کے لیے اُٹھنے والے لوگوں کو میسر آجائے۔ اِن مقاصد کے لیے پروردگار نے کوہِ اُحد کے دامن میں اپنے نبیؐ برحق کے منتخب ساتھیوں کو شہادت کی سعادت سے نوازدیا تاکہ دشمنانِ دین کی تدبیروں اور سازشوں کے پسِ پردہ ناپاک اغراض و مقاصد کو خاک میں ملا دیا جائے۔ اللہ کے منصوبے کو کامیاب ہونا تھا اگرچہ اُس کی ایک بہت بڑی قیمت مسلمانوں کو اپنے خون سے دینی پڑی لیکن اس مہنگے داموں سودا کرنے میں مسلمان بار بار رونے کے اُس وبال سے بچ گئے اگر وہ سستی قیمت پر کچھ لے کر اُحد سے واپسی چاہتے تو وہ جان کا روگ بن جاتا۔ بدر صرف فرقان کی جھلک تھی، اُحد، استحکامِ فرقان اور انہدامِ نفاق تھا۔

جو کچھ اوپر کہا گیا محض الفاظ کی مشقِ آرائش نہیں بلکہ لکھنے والے نے سیرت کے معتبر تاریخی واقعات سے جو کچھ سمجھا اور جو کچھ اُحد کی جنگ پر قرآن کے تبصرے سے رہ نمائی حاصل کی ہے، مذکورہ بیان حرفاً حرفاً اُن کا حاصل ہے۔ اگر اوپر کی سطور سرسری طور پر مطالعے میں آئی ہیں تو عرض ہے کہ اُن کا مطالعہ ایک بار پھر کرلیا جائے۔

اُحد کا پسِ منظر اور پیش منظر پچھلے سو سے زائد صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اُس کی روشنی میں قرآن مجید کا تبصرہ، اُن کے مطالعے کے دوران آنے والے تمام اشکالات اور اُلجھنوں کو رفع کرتا ہوا ایک آبشار کی مانند اعلیٰ ترین ادبی پیرائے میں ذہنِ انسانی پر گرتا اور صالح اور پاکیزہ نفوس پر اپنے نقش دوام چھوڑتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔

یہ آٹھ رکوع بنیادی طور پر تین موضوعات سے بحث کرتے ہیں، قرآن مجید کے معروف اسلوب کے مطابق تمام موضوعات ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک دوسرے کو موکد کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں، ایسا نہیں کہ ایک موضوع کو نبٹایا پھر دوسرا موضوع۔ اس اسلوب کا فائدہ یہ ہے کہ جس طرح زندگی گزارتے ہوئے نہ کہ کوئی ٹیکسٹ بک پڑھتے ہوئے، انسان ہر طرح کے کاموں کو انجام دیتا ہوا اور ماحول پر طاری ہر ضروری موضوع پر گفتگو کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے، ماحول کا حصہ بنتا ہے اور وہ کچھ اخذ کرلیتا ہے جو ماحول اُسے بہم پہنچاتا ہے۔ اِن آٹھ رکوعات میں تین بنیادی موضوعات ہیں:

۱. جنگِ اُحد
۲. نفاق اور منافقین
۳. مخلص اہلِ ایمان کو ہدایات

آنے والے صفحات میں ہم یکے بعد دیگرے تینوں موضوعات پر قرآن سے رہ نمائی حاصل کریں گے۔ جیسا کہ قرآن سے شغف رکھنے والے اور اُس پر تدبر کرنے والے جانتے ہیں کہ یہاں موضوعات کی سرخیاں جما کر گفتگو نہیں ہوتی بلکہ زندہ دل اہلِ دانش کی محفل میں ایک مذاکرے کی طرح آگے بڑھتی ہے جس میں مرکزی خیال سے تو بات نہیں ہٹتی مگر گاہے اطراف میں نہایت موزوں، بر محل اور چست فقروں سے گریز نہیں رہا جاتا تاکہ ہر معاملے میں حق با حق دار رسید والا معاملہ ہوتا جائے اور بڑے دقیق اور لطیف معاملات چٹکیوں میں حل ہوتے چلے جائیں۔ آلِ عمران کے اِن آٹھ رکوعات پر مشتمل تقریر کا معاملہ تشبہ بلامشبہ اسی طور بلاغت کی انتہاؤں پر ہے۔ اِن تینوں موضوعات کو لیے قرآن مجید کے تبصروں پر تین عنوانوں کے ذیل میں حوالوں کو پڑھنے سے قبل جان لیجیے کہ:

- اِن آٹھ رکوعات میں یہ تینوں موضوعات ایک دوسرے سے گتھ کر چلتے ہیں

- بسااوقات ایک ہی جملہ/آیۂ مبارکہ ایک سے زائد موضوعات کو لیے ہوئے ہوتی ہے۔

- جیسا کہ ان تمام آٹھ رکوعات کا مرکزی موضوع جنگ کا ہے، اس لیے ہم نے جنگ کے موضوعات پر جھکاؤ رکھنے والی اُن آیات کو پہلے موضوع [جنگ اُحد پر قرآن کا تبصرہ] کے تحت لے لیا ہے جو نفاق، منافقین اور مومنین کی رہنمائی کو بھی زیرِ بحث لاتی ہیں۔

- جو آیات ایک عنوان کے تحت ذکر کر دی گئی ہیں تکرار سے بچنے کے لیے کسی دوسرے عنوان میں اُن کو دہرایا نہیں گیا ہے، چاہے وہ وہاں بھی بڑی ہی متعلق اور مناسب محسوس ہوتی ہوں۔ موضوع سے متعلق کہیں زائد آیات ہونے کے باوجود یاددہانی کے لیے شروع کی صرف ایک آیت درج کی ہے اور کہیں ضرورت کے لحاظ سے تمام۔

- قرآن مجید کی آیات کے عربی متن کے بعد اردو میں اُن کا ترجمہ نہیں بلکہ مفہوم دیا گیا ہے۔

۱: جنگ اُحد پر قرآن مجید کا تبصرہ [نکات ۱تا۱۰]

ایک سیرت نگار کے لیے جنگ کے تمام ہی مواقع اہم ہوتے ہیں جہاں اُس میں شریک، یا دور سے دیکھنے والے یا اُسے کتبِ سیرت میں پڑھنے والے، اُن کے ذریعے جنگ کی پوری تفصیل سے آگہی حاصل کر سکیں، واقعات سے اپنی سمجھ اور معلومات کے مطابق کوئی نتیجہ اخذ کر سکیں، ایمان میں جلا حاصل کر سکیں، رقیق اور پرجوش ہو سکیں، مگر جنگ اُحد کے وہ واقعات اور مقامات بہت محدود ہیں، جہاں مالکِ کائنات نے چاہا کہ انسانوں اور مسلمانوں کی ہدایت کے لیے اُس کی جانب سے تجزیہ آخری کتاب کی زینت بنے۔ یہ مقامات اور تجزیے آپ آلِ عمران کے اِن آٹھ رکوعات میں دیکھ سکتے ہیں۔ مسلمانوں ہی کے لیے نہیں تاریخ دانوں کے لیے بھی اور سارے انسانوں کے لیے یہ تبصرے بہت زیادہ اہم ہیں کیوں کہ یہ اُس ہستی کی جانب سے ہیں جو دنیا میں اپنے آخری رسولؐ کی موجودگی میں اُس کے واسطے سے تمام جنگوں کی سربراہی خود کر رہا تھا۔ چناں چہ قرآن مجید میں اِس جنگ کے نہ تمام واقعات بیان کیے گئے ہیں، نہ اِس کی ضرورت تھی۔ اور نہ ہی جن واقعات کو ٹچ کیا گیا ہے وہ مفصل ہیں، بس ضرورت کی حد تک اشارے کیے گئے ہیں تفصیلات کا نشان بھی نہیں ملتا۔ ہر واقعے کے موقع پر

ضرورت کے مطابق یہ بتایا گیا ہے کہ مومنین کا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے تھا، اُن کے کام میں کیا قابلِ تعریف بات رہی اور کیا کمی کوتاہی رہی اور منافقین و مشرکین کیا چاہتے تھے، کیا ہوا اور کیا نہیں ہونا چاہیے تھا اور یہ کہ اللہ مومنین سے کیا توقعات رکھتا ہے۔ آنے والی سطور میں اُحد کے مقامات و واقعات کو اس امید پر بڑا سرسری اور مختصر بیان کیا گیا ہے کہ گزشتہ دس ذیلی ابواب میں آپ تفصیلات سے آگاہ ہو چکے ہیں، پس اُن قارئین کے لیے جنھوں نے سابقہ باب# ۱۴۵ "غزوہ احد" کے گیارہ ذیلی ابواب کو نہیں پڑھا ہے اور پہلے سے بھی مغازی کا زیادہ وسیع مطالعہ نہیں رکھتے، اس باب میں اجمالی بیان شدہ امور کو کماحقہ سمجھنا دشوار پائیں گے جب تک پچھلے باب کا مکمل مطالعہ نہ کرلیں۔

۱. جنگ پر نکلنے سے قبل مشورے کی نوعیت

بدر میں یہ بات بہت اہم تھی کہ کس جانب چلا جائے، تجارتی قافلے کی جانب یا لشکرِ قریش کی طرف؟ نبی ﷺ نے انصار اور مہاجرین سے لشکر سے مقابلے کے لیے اپنے اعوان و انصار کے شرحِ صدر کی سطح کو تو جاننا چاہا مگر اِس کی حمایت اور مخالفت میں آپؐ کے ساتھیوں کے درمیان اس موضوع پر کوئی مباحثہ نہیں ہوا، مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس موضوع کو تفصیل سے کتاب [سورۃ الانفال] میں ذکر کیا، جب کہ غزوہ اُحد میں جب آپؐ نے مسجد میں اہلِ مدینہ کے سامنے صورتِ حال رکھی اور مشورہ طلب کیا کہ مدینے کے اندر رہ کر شہر کا دفاع کرنا ہے یا باہر نکل کر دشمن سے آہنی ہاتھوں سے یوں نپٹنا ہے کہ وہ آئندہ ایسی جسارت ہی نہ کرے۔ یہ بات اُس محفل میں موضوعِ مباحثہ اور متنازعہ بنی اور پھر ایک فیصلہ ہو گیا کہ باہر نکل کر مقابلہ کرنا ہے۔ اللہ اس موضوع کو اپنی کتاب میں چھوتا تک نہیں، اللہ کی یہی مرضی تھی، اُس نے سیّدنا حمزہؓ اور اُن جیسے دیگر صاحبان عزیمت کے ذریعے اپنی مرضی کو نافذ کروادیا۔ منافقین ایسے کم ظرف اور کم مایہ تھے کہ اللہ کی کتاب نے اُن کی رائے کو ذکر کرنا بھی مناسب نہ جانا۔

۲. آغازِ جنگ، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے دو گروہوں کی دل شکستگی

بات یوں شروع ہوتی ہے کہ اللہ تمھاری نگرانی کر رہا تھا، وہ نہاں خانہ دل میں اُٹھنے والے خیالات کو جاننے والا اور تمھاری سرگوشیوں کو سننے والا ہے: وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ جب تم مومنین کو ہونے والے قتال کے مورچوں پر مختلف ذمہ داریوں کے لیے مامور کر رہے تھے۔ اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے ○........ جنگ کے مختلف محاذوں پر ماموریت اتنی

اہم تھی کہ قرآن مجید نے اس جنگ کا تذکرہ ہی اس بات سے کیا، اِن محاذوں کی ناپاسداری ہی مشکلات کا سبب بنی۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس موقع کو یاد دلاتے ہیں کہ جب رئیس المنافقین ایک سازش کے تحت اپنے ۳۰۰ منافق دوستوں کو دشمن سے مقابلے کی راہ میں مسلمان لشکر سے توڑ کر علیحدہ ہوا اور واپس مدینے چلا گیا، تاکہ دشمنوں کی ہمت بندھے اور مسلمان پست ہمت ہو جائیں۔ نتیجتاً اِس موقع پر بنو سلمہ اور بنو حارثہ بھی تذبذب اور کمزوری کا شکار ہو گئے: اِذْ ھَمَّتْ طَّآىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِیُّهُمَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ یاد کرو جب تم میں سے دو گروہ بھی حوصلہ چھوڑنے پر تیار ہو گئے تھے حالاں کہ اللہ اُن کا مددگار تھا اور مومنوں کو اللہ پر پورا اعتماد رکھنا چاہیے ○

رسول اللہ ﷺ نے منافقین کے روّیے کے زیرِ اثر اپنے ساتھیوں میں سے پست ہمت ہونے والوں کی ہمت بندھانے کے لیے، جن کا تذکرہ قرآن نے کیا ہے، فرمایا کہ کیا تمھارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ تمھاری نصرت کے لیے تین ہزار فرشتے بھیج دے! یاد رہے کہ دشمن کی فوج کی تعداد تین ہزار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی توثیق کی اور اپنے نبی کو اطمینان دلایا کہ تین نہیں بلکہ ضرورت پڑتے ہی آنِ واحد میں پانچ ہزار فرشتے مدد کو اُتر آئیں گے، فرمایا گیا: وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ اسی دم تمھارے اوپر آن دھمکیں، تو تمھارا رب بھی صاحبِ نشان پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد فرمائے گا○........ اللہ نے اپنی اس خصوصی مدد کی وجہ بھی بتا دی کہ: لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْ یَكْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا خَآىِٕبِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ اور یہ اس لیے تاکہ کفر کی راہ چلنے والوں کا ایک بازو کاٹ دے، یا اِس لیے کہ انھیں ایسا ذلیل کرے کہ وہ خوار ہو کر لوٹیں ○ .... یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جنگ میں ایک بازو دو گھڑ سوار دستوں کا تھا جن میں سے ایک کے سالار خالد بن ولید تھے اور دوسرے کے عکرمہ بن ابی جہل، اِن دونوں کو ایمان کی سعادت نصیب ہوئی، ویسے تو اس پورے لشکرِ قریش کے سردار ابوسفیان کو بھی یہ سعادت ملی۔ اور آخر کار کم و بیش تمام قریش جو فتح مکہ تک زندہ رہے ایمان لائے۔ باوجودیکہ انھوں نے میدانِ اُحد میں، قتال میں بہ اعتبارِ تعداد برتری حاصل کی لیکن اپنے جنگ کے اصل مقاصد ہر گز نہ حاصل کر سکے اور اُن کے لیے سنگین حقیقت یہ تھی کہ مکے کی جانب جاتے ہوئے مسلمانوں کے ڈر اور خوف کے زیرِ اثر تھے اور واپسی میں ذلیل اور خوار تھے۔........ وَ لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ ...... ﴿۱۵۲﴾ تم سے جو فرشتوں کے ذریعے مدد کا وعدہ کیا تھا وہ اُس نے سچ کر دکھایا جب تم ان

کے علم برداروں اور پہلوانوں کو اللہ کے حکم سے گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے۔

۳. جب جیتی جنگ ایک آزمائش بن گئی

......حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَ لَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ یہاں تک کہ تم نے کم زوری دکھائی اور تم نے اختلاف کیا جب اللہ نے تمھیں وہ چیز دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے، تم میں کچھ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کے۔ پھر اللہ نے اُن پر تمھاری فتح کا رخ پھیر دیا تاکہ تمھیں آزمائے اور اللہ نے پھر بھی تمھیں معاف ہی کر دیا، اور اللہ مسلمانوں پر فضل فرمانے والا ہے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَ لَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵۳ ﴿۱۵۳﴾ یاد کرو، جب کہ تم منہ اُٹھائے بھاگے جا رہے تھے اور ہوش نہ تھا کہ کسی کی طرف پلٹ کر بھی دیکھتے۔ اور اللہ کا رسولؐ تمھارے پیچھے سے تم کو پکار رہا تھا۔ پس اُس وقت تمھاری نامناسب روش کا اللہ نے یہ بدلہ تمھیں دیا کہ تم کو پیہم غموں کی مار سے ہلا دیا تاکہ صبر سے غموں پر گزرنے کی یہ تربیت ملے کہ تم فوت شدہ چیز پر اور جو مصیبت پہنچے، اُس پر بے حد، ہوش و حواس کھو دینے کی حد تک غمگین نہ ہوا کرو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے باخبر ہے۔

۴. میدان جنگ میں نیند کے غوطے

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ اس غم کے بعد پھر اللہ نے تمھارے ایک گروہ پر قلبی امن و سکون کی ایسی کیفیت نازل کی جو اُن کو اُس قیامت کی پریشانی اور زخموں کے درد سے بے نیاز کر کے نیند کے غوطے دے رہی تھی۔ یہ ذہنی اور قلبی سکون کی انتہا تھی کہ جب خوف اور پریشانی سے راتوں کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں، زخموں سے نڈھال مجاہدین، درد سے بے نیاز ہو کر نیند کی کیفیت کے مزے لے رہے تھے۔

۵. يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ

وَ لَقَدۡ عَفَا اللّٰهُ عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۱۵۵﴾ تم میں سے وہ لوگ جنھوں نے دو جماعتوں کی مڈ بھیڑ کے دن پیٹھ دکھائی تھی، سبب اُس کا یہ تھا کہ ان کے بعض کرتوتوں کے سبب شیطان نے ان کے قدم ڈگمگادیے تھے۔ لیکن بالیقین اللہ نے انھیں معاف کردیا، اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔

اَوَ لَمَّاۤ اَصَابَتۡکُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَیۡہَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰی ہٰذَا ؕ قُلۡ ہُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۶۵﴾ اور جب میدانِ اُحد میں تمھیں اپنے دشمنوں کے ہاتھوں ایک ایسی مصیبت پہنچی کہ اُس سے دوگنی مصیبت تم نے گزشتہ برس اُنھیں پہنچائی تھی، پھر بھی تم کہنے لگے کہ اللہ کی نصرت کہاں ہے؟ یہ [مصیبت] کہاں سے آگئی؟ اے نبیؐ اہلِ ایمان کو بتائیں کہ یہ مصیبت خود تمھاری طرف سے رسولؐ کے حکم کی نافرمانی اور تمھارے حوصلہ ہارنے کی وجہ سے آئی ہے بلاشبہ اللہ کی قدرت و حکمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

وَ مَاۤ اَصَابَکُمۡ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَ لِیَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۶۶﴾ اور میدانِ اُحد میں دونوں جماعتوں کی مڈ بھیڑ کے دن جو مصیبت بھی تمھیں پہنچی اللہ کے حکم سے پہنچی اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو منافقین کے مقابلے میں ظاہری شواہد اور ثبوتوں سے جان لے۔

۶. جنگِ اُحد کا ایک بڑا مقصد منافقین کے نفاق کو کھولنا تھا

جنگِ بدر کے بعد منافقین کی ریشہ دوانیاں بڑھ گئی تھیں، جس کے نتیجے میں اُحد کی جنگ میں اہلِ ایمان کو ایک بڑی آزمائش سے گزرنا پڑا۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا؟ اللہ کا رسولؐ کیوں بذاتِ خود زخموں سے دوچار اور دوبدو اور روبرو دشمنانِ دین کا نشانہ بنا؟ قرآن مجید خود اِن سوالات کے جواب دیتا ہے۔

اللہ کی مشیت میں یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ مخلص اہلِ ایمان اور محض کلمہ پڑھنے والے نام نہاد مسلمانوں کو ملی جلی حالت میں چھوڑ دیتا جس میں وہ بدر اور اُحد کے درمیانی عرصے میں پڑے تھے۔ جب تک کہ اللہ مخلصین اور وفادار، پاک وطیّب لوگوں کے درمیان چھپے منافقین اور ناپاک و خبیث مارہائے آستین لوگوں کی شناخت ظاہر نہ کر دیتا، منافقین کی حالت لوگوں سے چھپی ہوئی تھی۔ پس ضروری ہوا کہ سارے عامۃ المسلمین پر منافقین کے چہروں کو بے نقاب کرنے کے لیے ایسے سلسلہ حادثات کو برپا کیا جائے کہ منافقین کا نفاق ابھر کر ہر ایک کو نظر آجائے اور مومنین کا اخلاص بھی ثابت ہو جائے۔ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَیۡہِ حَتّٰی یَمِیۡزَ الۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؕ وَ مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَ لٰکِنَّ

اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ مومنوں کو اُس حالت میں چھوڑ دیتا کہ جس میں تم پڑے تھے۔ جب تک کہ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں [منافقین] سے الگ کر کے نہ رکھ دیتا۔ اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کردے وہ تو غیب کی باتیں بتانے کے لیے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے، پس اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا۔

بلا شبہ جنگ اُحد میں مسلمانوں کو بڑی قربانی دینی پڑی لیکن اس میں لوگوں کے اخلاص اور وفاداری اور جاں نثاری کا امتحان بھی ہو گیا اور۔ مسلمانوں کو جس ہزیمت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، اُس کو منافقین اور یہود نے ایک اِیشو بنا لیا کہ اگر محمد [ﷺ] سچے نبی ہیں تو یہ مصیبت کیوں آئی۔ یہ سوال ظاہر ہے کہ مدینے کے عامۃ الناس مسلم عوام کے سامنے ہی رکھا گیا اور اُن کو اسلام سے بدظن کرنے کی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا خود جواب دیا کہ: وَ لِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ یہ براوقت اس لیے تا کہ اللہ آزمائش کے ذریعہ سے مومنوں کو چھانٹ کر الگ کر دے اور کافروں کو مٹا دے ○ .... پھر اہلِ ایمان پر یہ واضح کیا گیا کہ: اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ ۔ کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ یوں ہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تمھارے درمیان مجاہدوں کو تو دیکھا ہی نہیں اور یہ کہ کون لوگ ثابت قدم رہنے والے ہیں ○ ......پس، اس جنگ کے مقاصد میں سے اللہ کے نزدیک ایک بڑا مقصد مومنین کی آزمائش بھی تھا۔

وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اور یہ سب کچھ جو میدان اُحد میں ہوا تو یہ اس لیے تھا کہ جو کچھ تمھارے سینوں نے نیتوں، ارادوں اور خیالات کو چھپا رکھا ہے اللہ اسے جانچے اور تمارے دلوں میں جو کھوٹ ہے اُسے ظاہر کر کے صاف کر دے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ دلوں کے حال سے واقف ہے۔

۷۔ شہداء دنیا میں نہیں اللہ کے پاس زندہ ہیں

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انھیں مُردہ گمان نہ کرو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں روزی مل رہی ہے۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا ہے اُس پر فرحاں اور شاداں

ہیں، اور اُن کو میدانِ جنگ کے اُن رفیقوں کی بابت جو شہادت کی سعادت نہ پاسکے اور ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں کامل اطمینان و خوشی ہے کہ ان کے لیے بھی وہاں کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل کی بشارت حاصل کررہے ہیں اور ان کو معلوم ہوچکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ احادیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہدا اپنے رب سے درخواست کرتے ہیں کہ انھیں دوبارہ دنیا میں جانے کی اجازت ہو تاکہ وہ پھر شہید ہوں اور جنّت میں اپنے استقبال کا وہ مزہ دوبارہ اُٹھائیں جو اُنھیں یہاں داخل ہوتے وقت ملا تھا لیکن اللہ تعالیٰ اُن کی درخواست قبول نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرتبہ دنیا سے چلے جانے کے بعد چاہے وہ نبی ہو، شہید ہو یا ولی دوبارہ دنیا میں کوئی نہیں آسکتا۔ اہلِ کتاب امتوں میں شرک کا آغاز ہی اس فلسفے سے ہوتا ہے کہ "اللہ والوں کو موت نہیں آتی وہ ہماری مرادوں کو سنتے اور عالم بالا سے ہماری مدد کو آتے ہیں"، جب اُن کے مر جانے اور واپس دنیا سے ہر تعلق کے کٹ جانے کا یقین آجائے تو شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

۸. نبی کی حیثیت کا اور اُس کے فانی ہونے کی وضاحت

اس جنگ نے قیامت تک کے لیے امتِ مسلمہ کو ایک فتنے سے بچانے کا اہتمام کیا۔ وہ یہ کہ وہ کبھی اپنے رسول، محمد عربی ﷺ کو یہود و نصاریٰ کی مانند خدائی کے مرتبے پر بٹھا کر اُن کی پوجا نہ کرے، کبھی یہ وہم عقیدہ نہ بن جائے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرح حی و قیوم ہیں اُنھیں موت نہیں آنی۔ وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے ہماری دعائیں سنتے رہیں گے اور مدد کو آتے رہیں گے، اُن کی قبر کو عبادت گاہ بنالیا جائے۔ یہ بڑا کام اِس طرح ہوا کہ جب آپؐ کے ہم شکل جناب مصعب بن عمیرؓ کی شہادت ہوئی تو اُن کو شہید کرنے والے نے گمان کیا کہ اُس نے رسولؐ اللہ کو ﷺ کو قتل کرکے وہ بڑا کام کردیا ہے جو اس جنگ کا اوّلین مقصد تھا۔ اپنے اس کارنامے کا اُس نے اعلان کردیا اور یہ افواہ عام ہوگئی جس کے نتیجے میں کفار نے جانا کہ اب مزید لڑنا بے کار ہے کام تو پورا ہوگیا ایسا نہ ہو کہ جوشِ انتقام میں مسلمان ہمارا زیادہ قتلِ عام کردیں۔ دوسری جانب مسلمانوں کے ایک گروہ نے جانا کہ اب تو زندگانی ہی بے کار ہے اور لڑنا بھی بے کار ہے اور پست ہمت ہو کر ہتھیار پھینک دیے اور بیٹھ گئے۔ اُن کے اِس رویّے پر مخلصین نے اُنھیں سمجھایا کہ اگر رسولؐ اللہ مر گئے تو پھر تم زندہ رہ کر کیا کروگے تم بھی اُسی مقصد کے لیے جان دے دو جس مقصد کے لیے اللہ کی راہ میں اُنھوں نے جان دی ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ مسلمانوں نے دوبارہ ہمت جمع کی اور ایک مرکز پر جمع ہوگئے۔ ایک بات جو کسی صحابی نے نہیں کہی اور جو رسولؐ اللہ کی تعلیمات کا نتیجہ تھی کہ کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ وہ تو ایک

اوتار تھے، انسانی بھیس میں اللہ خود اُتر آیا تھا، اُنھیں تو موت آ ہی نہیں سکتی (نعوذو باللہ من ذلك)۔ اُن کی اصل غلطی یہ تھی کہ رسولؐ اللہ کی موت کی خبر پر ہمت توڑ بیٹھے۔ جنگ ختم ہوتے ہی آلِ عمران کے اِن رکوعات پر مشتمل اس معرکۃ الآراء اجزائے قرآنی میں خبر دار کیا گیا کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اگر مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو اے مومنو، کیا تم لوگ دینِ اسلام کو چھوڑ کر اُسی پرانی مشرکانہ جاہلیت کی طرف الٹے پاؤں پھر جاؤ گے ؟

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسولؐ ہیں، ان سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے ؟ یاد رکھو! جو پیٹھ پیچھے پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اور اللہ جلد ہی اُن لوگوں کو جنھوں نے شکر گزاری دکھائی بہترین صلہ عطا فرمائے گا ○

۹. آپؐ کو زخمی کرنے والے کافروں کو سزا کا اختیار رسولؐ اللہ کو نہیں دیا گیا

جب میدانِ جنگ میں پانسہ پلٹ گیا اور مشرکین نے پوری طاقت و قوت سے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کو قتل کرنے کے لیے اپنے آپ کو جھونک دیا اور آپؐ کافی زخمی بھی ہو گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے جا رہے تھے، اور کہتے جا رہے تھے، وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے چہرے کو زخمی کر دیا اور اُس کا دانت توڑ دیا حالاں کہ وہ انھیں اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ رسولؐ اللہ نے اس حالت میں کہا: اس قوم پر اللہ کا سخت عذاب ہو جس نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلود کر دیا۔ پھر تھوڑی دیر رک کر کہا کہ رب اغفر لقومی فإنھم لا یعلمون یعنی اے اللہ! میری قوم کو بخش دے، وہ نہیں جانتی۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ اے پیغمبرؐ! تمھارے پاس [لوگوں کی زیادتیوں پر] فیصلے کا کوئی اختیار نہیں، اللہ چاہے تو [انھیں توبہ کی توفیق دے کر] معاف کر دے اور چاہے تو مبتلائے عذاب کرے، کیوں کہ وہ ظالم ہیں[۲۷] ○ وَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾

---

۲۷ متعدد محدثین، بشمول بخاریؒ روایت کرتے ہیں کہ یومِ اُحد نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے کفار کے سرداروں کے نام لے لے کر بد دعا کی جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ [بحوالہ م ۷ ج ۴ تفسیر روح المعانی صفحہ ۴۹ مطبوعہ بیروت]

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ کی ملکیت ہے، جسے وہ چاہے معاف کر دے دے اور جسے وہ چاہے عذاب دے، وہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے O۱۳۶ع ....تاریخ گواہ ہے کہ ہر اُس انسان کو اللہ نے معاف کر کے ایمان کی توفیق دی جس نے ایمان کی طرف بڑھنا چاہا اور اُس سے اپنے دین کی بڑی خدمت لی، جو آخر کار اُس کے حالتِ کفر میں اسلام کے خلاف کاموں کا کفارہ بن گئی۔ اسلام کا یہ اعجاز ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کے اُن تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے جو قبولِ اسلام سے قبل جاہلیت میں سرزد ہوئے ہوں۔

۱۰. قریش کے لشکر کا تعاقب

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌۚ ﴿۱۷۲﴾ جن زخم خوردہ لوگوں نے میدانِ جنگ سے واپسی پر بمشکل ابھی ایک رات ہی گزاری تھی، اللہ اور اُس کے رسولؐ کی پکار پر لبّیک کہا اور دفعتاً دشمن کے تعاقب میں گرتے پڑتے روانہ ہو گئے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ کشمش کے لالچ میں آنے والے قریش کے لوگوں نے جب کہا کہ میدان اُحد سے قریش کی واپس جاتے لشکر نے اب شہرِ مدینہ پر حملے کی ٹھان لی ہے اور بڑی فوجیں جمع ہیں، ان سے ڈرو، تو یہ سن کر اُن کے تعاقب میں نکلنے والے لشکر میں صادق الایمان مسلمانوں کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ بولے کہ اللہ ہی ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر جو اُس کی عنایتوں سے وہاں ملیں اور اِس فضل کے ساتھ کہ دشمن ڈر گیا اور بھاگ گیا، وہ اپنے شہر واپس پلٹ آئے، اس عرصے میں ان کو کسی قسم کی تکلیف ہی نہیں پہنچی جیسا کہ جنگی مہمات میں ہوتا ہے اور اللہ کی پکار پر لبیک کہنے کے باعث، انتہائی تنگی میں اُس کی رضا کی پیروی بذاتِ خود سعادت حاصل کرنے کا ایک موقع بن گیا۔

۲: منافقین کی دست درازیاں اور اُن کا تعاقب [نکات ۱۱تا۱۷]

جنگ میں مسلمانوں کے جانی نقصان پر منافقین کے متفرق تبصروں کا جامع جواب

۱۱. ہم کچھ لوگوں کو شہادت کے مرتبے پر فائز کرنا چاہتے تھے

زوالِ آفتاب کے ساتھ جوں ہی مدینے میں جنگ کے اندر بڑے پیمانے پر اوس و خزرج کے لوگوں کی شہادت کی خبریں پہنچنی شروع ہوئیں منافقین نے بغلیں بجانی شروع کر دیں۔ نبوت پر، نبی ﷺ کی دانش پر اور مسلمانوں کی رسولؐ اللہ پر جاں نثاری پر یہ لوگ باتیں کر رہے تھے۔ اگر یہ نبی سچا ہے تو شکست کیوں ہو رہی ہے؟ ہم نے کہا تھا کہ مدینے کے اندر رہ کر مقابلہ کرو، عقل کی بات نہ مانی، اور اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا کہ یہ تو اپنوں کو چھوڑ کر باہر سے آئے پرائے لوگوں پر فدا ہو گئے ہیں، نہ جانے اِن کی عقلوں کو کیا ہوا ہے۔ اِن سب فضول باتوں کے جواب میں فرمانِ الٰہی نازل ہوا کہ کچھ لوگوں کو ہم شہادت کے بلند مرتبے پر فائز کرنا چاہتے تھے اور لوگوں کے ایمان کی صداقت کو ہم پرکھنا چاہتے تھے تاکہ تم جیسے منافقوں کی پول کھل جائے؛ کہا گیا: اِنۡ یَّمۡسَسۡکُمۡ قَرۡحٌ فَقَدۡ مَسَّ الۡقَوۡمَ قَرۡحٌ مِّثۡلُهٗ ؕ وَ تِلۡكَ الۡاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیۡنَ النَّاسِ ۚ وَ لِیَعۡلَمَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ یَتَّخِذَ مِنۡكُمۡ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۰﴾ اس وقت اگر تمھیں زخم لگا ہے اس سے قبل ایسا ہی زخم دشمن کو بھی تو لگا تھا۔ ہم (شادمانی اور پریشانی کے) دِنوں کو لوگوں کے درمیان ادل بدل کے گردش دیتے رہتے ہیں۔ کہ اللہ جاننا چاہتا تھا کہ کون مومن ہیں، اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہید بنائے کیوں کہ ظالم اللہ کو پسند نہیں ہیں۔

۱۲. اہلِ ایمان کو منافقین کی باتوں کو اہمیت نہ دینے کی تلقین

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِیۡعُوا الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا یَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِیۡنَ ﴿۱۴۹﴾ اے ایمان والو، اگر تم نام نہاد کلمہ گو مسلمان دانش وروں [منافقین] اور یہود جیسے منکرین کی باتوں میں آؤ گے تو یہ تمھیں پیٹھ پیچھے یعنی دینِ اسلام سے قدیم جاہلیت کی جانب لوٹا کے رہیں گے اور تم نامراد ہو کے رہ جاؤ گے۔ احد کی شکست کے پسِ منظر میں، اللہ اور اُس کے رسولؐ پر بے اعتمادی کی باتیں سوائے اللہ اور اُس کے رسولؐ سے دشمنی کے کچھ نہیں ہیں۔ اللہ تمھارا حامی و مددگار ہے اور وہ بہترین مدد

کرنے والا ہے۔ جلد ہی ہم ان کافروں [منافقین اور یہود] کے دلوں میں اے مسلمانو، تمھارا رعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ ان کو اُلوہیت میں شریک ٹھہرایا جن کے حق میں اُس نے کوئی دلیل نہیں اتاری ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری جائے قرار ہے اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والوں کے لیے۔

۱۳. منافقین رسولؐ اللہ کی موجودگی میں قیادت اور فیصلہ سازی کا حق چاہتے ہیں

وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ ﴿۱۵۴﴾ مگر ایک دوسرا گروہ بھی تھا، جس کے لوگوں کو صرف اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، اللہ کے متعلق خلافِ حقیقت جاہلانہ گمان کرنے لگے۔ کہنے لگے کہ مسلمانوں کے نظم اجتماعی اور اس کے امور کو طے کرنے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ ان سے کہو رسولؐ کی موجودگی میں کسی کا کوئی حصہ نہیں، اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں وہ کچھ چھپائے ہوئے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ یہ منافقین لوگ کہتے ہیں کہ مدینے کی قیادت اور اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو ہم یہاں اس طرح بے دریغ نہ قتل کیے جاتے۔ ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کے لیے قتل ہونا تقدیر میں لکھا تھا وہ وقتِ مقررہ پر اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔

۱۴. منافقین کا گمان ہے کہ جہاد پر نہ جاتے تو موت سے بچ جاتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ اے ایمان والو، اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنھوں نے دینِ حق کا انکار کیا، جن کے لوگ اگر کبھی سفر یا جہاد میں نکلتے ہیں اور ان کو موت آجاتی ہے، کہتے ہیں کہ اگر وہ نہ گئے ہوتے اور ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے۔ موت و حیات کے بارے میں

اللہ پر بے یقینی کی سزا ہے کہ اللہ ان لوگوں کے اِس گمان کو ان کے دلوں میں حسرت کا سبب بنا دیتا ہے، ورنہ نکلتے یا نہ نکلتے موت کا تو اللہ نے ایک وقت مقرر کیا ہے، در حقیقت مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پر مارنے اور جِلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمھارے تمام اعمال پر وہی نگراں ہے۔

۱۵. منافقین کا گمان تھا کہ مالِ غنیمت میں اللہ کا رسولؐ خیانت کرے گا! (نعوذ باللہ)

وَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ گزری جنگ میں جو اپنا محاذ چھوڑ کے مالِ غنیمت کے پیچھے بھاگے کیا انھیں یقین نہ تھا کہ غنیمت جمع کرنے میں چاہے وہ شریک نہ ہوں، اللہ کا رسولؐ اُنھیں اُن کا پورا حصہ دے گا، کیا کوئی بداعتمادی تھی۔ کسی نبی کے یہ شایانِ شان نہیں کہ وہ خیانت کر جائے۔ اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز اللہ کے حضور پیش ہو گا، پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی کے اجر میں کوئی کمی [ظلم] نہ ہو گی۔ اللہ کا نبی اور خیانت؟؟ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نبیؐ جو اللہ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اُس کی مانند ہو جائے جو اپنی خیانتوں کے باعث روزِ قیامت اللہ کی ناراضی لے کر لوٹے اور جس کا آخری ٹھکانا جہنم ہو جو بد ترین ٹھکانہ ہے! اللہ کے نزدیک اِن دو طرح کے دو آدمیوں کے درجے مختلف ہیں اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اُس کی نگرانی کر رہا ہے۔

۱۶. جنگ میں شدید حالات کی حکمت، منافقین کا پردہ چاک کرنا تھا

وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَ قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾

[جنگ کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے کلمہ گو دشمنانِ دین و ایمان، منافقین کو ساری دنیا سر کی آنکھوں سے دیکھے اور ثبوتوں کے ساتھ جان لے] کہ جب اُن سے کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں ہمارے ساتھ قتال میں حصہ لو یا کم از کم اپنے شہر، شہرِ مدینہ کی مدافعت ہی کرو، تو کہنے لگے اگر ہمیں اندازہ ہوتا کہ آج قتال ہو گا تو ہم ضرور تمھارے ساتھ ہوتے گویا اہلِ ایمان تو بس یوں ہی سرحد پر ڈیرہ ڈالے ہوئے دشمن کے

سامنے پکنک منانے جارہے ہیں۔ یہ دوسروں کو احمق سمجھ کر بے وقوف بنانے کی باتیں جب وہ کر رہے تھے اُس وقت وہ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔ جو کچھ باتیں جملوں کی شکل میں اِن کے مونہوں سے نکلتی ہیں وہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں، اور اللہ اس چیز کو خوب جانتا ہے جس کو یہ دلوں میں چھپاتے ہیں۔ یہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر گھروں میں آ بیٹھنے والے وہی لوگ ہیں جو اپنے اُن بھائیوں کے لیے جو اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ بھی ہماری بات مان لیتے اور گھروں میں بیٹھ جاتے تو قتل نہ کیے جاتے، کہہ دیجئے! کہ اگر تم سچے ہو تو جب موت کا وقت آ جائے تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا دینا۔

۱۷. مدینے میں منافقین کو ڈھیل کیوں دی جا رہی ہے؟

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○﴿۱۷۷﴾

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے، جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولؐ پر صدقِ دل سے ایمان اور پھر اُس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے سیدھے راستے کو چھوڑ کر ذاتی مفادات کی خاطر پُر پیچ [پیچیدہ] کفر کے خریدار بنے ہیں وہ اللہ کا، اُس کے دین کا اور اُس کے ماننے والوں کا ہرگز کوئی نقصان نہیں کر رہے ہیں، ان کے لیے المناک عذاب ہے، مسلم معاشرے میں یہ جو ڈھیل ہم اِن نام نہاد ایمان کے دعوے دار منافقوں کو دیے جا رہے ہیں اس ڈھیل کو یہ منافقین اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں، ہم تو انھیں اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں کہ یہ اپنے ظرف کے مطابق زیادہ سے زیادہ گناہ سمیٹ لیں، پھر اُسی حساب سے ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

۳: مخلص اہلِ ایمان کو ہدایات [نکات ۱۸تا۲۸]

مدنی زندگی کے ابتدائی ایّام میں منافقین اور مومنین کے ملے جلے معاشرے میں، اہلِ ایمان کے درمیان جن صفات کے درجہ کمال پر نہ ہونے کی بنا پر مسلمانوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا

۱۸. اللہ پر توّکل اور کامل اعتماد:

دو طبقے بھی جنگ میں شرکت کا حوصلہ چھوڑنے پر تیار ہو گئے تھے، حالاں کہ اَللّٰہُ وَلِیُّھُمَا ؕ وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ اللہ اُن کا مددگار تھا اور مومنوں کو اللہ کی جانب سے مدد آنے پر پورا اعتماد رکھنا چاہیے۔ کیا اس سے پہلے پچھلے برس بدر میں اللہ تمھاری مدد نہ کر چکا تھا کہ اِس مرتبہ تم کو بے آسرا چھوڑ دیتا، حالانکہ اُحد کے موقع کے برخلاف اُس وقت تمھاری حالت بڑی پتلی تھی اور تم نہایت ہی کمزور تھے۔ سو کچھ تو اللہ کا خوف کرو اور مشکل و مصیبت میں توکل کی راہ اختیار کرو گے تو اُمید ہے کہ آئندہ ایسے مواقع پر شکر گزار رہ سکو گے۔

۱۹. سُود کھانا چھوڑ دو:

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ اے ایمان والو! ، یہ بڑھتا اور چڑھتا سُود کھانا چھوڑ دو کہ یہی وہ بِس کی گانٹھ ہے جو مال کی محبت پیدا کرتی ہے، جو میدانِ اُحد میں تمھاری ہزیمت کا باعث بنی۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ○

۲۰. جنت کا حصول اصل مسابقت کا میدان:

وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ ﴿۱۳۳﴾

- اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جو اُن اہلِ ایمان کے لیے بنائی گئی ہے جو:
- آسودگی ہو یا تنگی [امیری یا غریبی] ہر حال میں اللہ کی رضا کے لیے نیک کاموں میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں،
- غصے کو پی جانے والے اور
- لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔

- اگر کبھی کوئی برائی یا ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً معافی چاہتے ہیں۔
- کبھی اپنی غلطی پر جان بوجھ کر اڑتے نہیں ہیں۔
- مصیبت اور آزمائش میں شکر کرنے والے ہیں۔

۲۱. حق و باطل کی مسلح کشمکش کوئی نئی بات نہیں

وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَ هَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوۡا وَ مَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ حق و باطل کی مسلح کشمکش کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے کتنے ہی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے قتال کیا۔ ان اللہ والوں کا معاملہ یہ رہا کہ اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں اُنھیں پیش آئیں، اُن سے اُنھوں نے حوصلہ نہیں ہارا اور نہ ہی مقابلے میں کوئی کمزوری دکھائی اور نہ دشمنوں کے آگے گھٹنے ٹیکے اور اللہ میدانِ قتال میں ایسے ہی ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ان کی صدا بس اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ اے رب ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور دین حق کی جدوجہد میں متعین طریقے سے انحراف کی شکل میں جو بھی بے اعتدالیاں ہو گئی ہوں اُن سے در گزر کر۔ ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما۔ آخر کار اللہ نے ان کو دنیا میں بھی اپنے ثواب و اکرام سے نوازا اور اس سے بہتر ثوابِ آخرت بھی عطا کیا۔ اللہ کو ایسے ہی ایمان والے اعلیٰ درجے کے صابر و شاکر، ایثار پیشہ نیکوکار مجاہد جنھیں محسنین کہتے ہیں پسند ہیں۔ ۱۵۶

۲۲. اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے

اِنۡ يَّنۡصُرۡكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَـكُمۡ ۚ وَاِنۡ يَّخۡذُلۡكُمۡ فَمَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ اے ایمان والو، تبلیغ دین کا معاملہ ہو یا غلبہ دین کا یا استحکامِ اسلامی سلطنت کا یا دشمنوں سے مقابلے کا یا ایک مومن کی انفرادی زندگی کے امور میں کامیابی کا، ہر صورت میں اللہ کی مدد اگر تمھارے ساتھ شامل ہو تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں، اور اگر وہ تمھیں چھوڑ دے، تو اس کے بعد کون ہے جو تمھاری مدد کرے گا؟ پس اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

۲۳. تقویٰ اور احسان لازم ترین اجزائے مسلمانی

اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَ

اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۷۲﴾ جن زخم خوردہ لوگوں نے میدانِ جنگ سے اپنی واپسی پر بمشکل ابھی ایک رات ہی گزاری تھی، اللہ اور اُس کے رسولؐ کی پکار پر لبّیک کہا اور بلا تاخیر دشمن کے تعاقب میں گرتے پڑتے روانہ ہو گئے اُن مبارک و سعید جاں نثار لوگوں کے قافلے میں سے جو اچھے کام [اعمالِ صالحہ] کرنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے [متقی] ہیں ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

۲۴. بخل سے بچو

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ .... ﴿۱۸۰﴾ لوگ اللہ کے فضل و کرم سے ملے ہوئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخیلی کو اپنے لیے اچھا گمان نہ کریں، بلکہ یہ خصلت تو اِن کے لیے نہایت بری ہے۔ کنجوسی سے جو کچھ جمع جوڑ رہے ہیں روزِ قیامت اُس کا طوق پہنایا جائے گا۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی میراث اور اللہ، جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے باخبر ہے۔

۲۵. جان و مال کی آزئش کے ساتھ مخالفین کی باتیں

لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

اے ایمان والو! بندگیٔ رب کی صداقت کی جانچ کے لیے تمھارے جسم و جان اور تمھارے اموال میں آزمائشیں ضرور کی جائیں گی، اور تم کو اُن لوگوں سے جنھیں آسمانی کتابیں ملی ہیں اور تمھیں اُن مشرکین سے بھی جن کے پاس کتابیں نہیں ہیں بہت سی دل آزاری کی باتیں سننی پڑیں گی۔ اگر ان سب حالات میں تم ثابت قدمی دکھاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یقیناً یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے۔

۲۶. تمام اہلِ کتاب بشمول مسلمانوں سے کتاب کے بارے میں ہدایت

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ٘ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ .... آج یہ جو آسمانی کتب کی تلاوت کرنے اور اُن سے اپنا کاروبارِ معیشت چلانے والے ہیں۔ یاد کرو جب اللہ نے اِن اہلِ کتاب سے عہد لیا کہ تم اس کتاب کو نوعِ انسانی کے سامنے کھول کھول کر پیش کرنا، اور اس کی

تعلیمات کو ہر گز نہ چھپانا۔ مگر انہوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور اپنے مفادات کی خاطر تھوڑی اجرت پر اس کے احکام و فرامین کو بیچ ڈالا۔ کتنا بُرا مطلب براری اور دین فروشی کا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ تم دیکھو گے کہ جبہ و دستار میں ملبوس عبادت گاہوں میں بیٹھے اللہ، اللہ کرنے والے مذہب کے ٹھیکیدار لوگوں کو، جو اپنے کرتُوتوں پر بڑے نازاں اور خوش ہیں، چاہتے ہیں کہ حصولِ علم میں محنت، ایثار و قربانی اور عبادت گزاری جیسے کاموں پر بھی اُن کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے ہیں۔ حقیقت میں ان دین فروشوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔

۲۷. اہلِ ایمان اپنے رب کی معرفت حاصل کرتے ہیں

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک ایک اکیلا اللہ ہی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بلاشبہ زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کی پیہم آمد وشد میں ان دانشمندوں کے لیے خالقِ کائنات کی معرفت کا سامان لیے بڑی نشانیاں ہیں الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جو کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یا اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے ہوں، ہر آن اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور اُس کی شان کے اعتراف کے لیے آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں۔ اس بے مثال صنّاعی کو دیکھ کر وہ بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾........ الۡاَنۡہٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ اے ہمارے پروردگار! یہ سب کچھ تُو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تُو اس بصات سے پاک ہے کہ بلا مقصد کام کرے۔ پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے، کہ اے ہمارے پروردگار! جس کو تُو نے دوزخ میں بھیج دیا، حقیقت یہ ہے کہ اُسے بڑی ذلت و رسوائی سے دوچار کر دیا، اور پھر وہاں ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی لگانے والے کو سنا جو باآواز بلند ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم ایمان لے آئے، پس اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہوں کو اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت باوفا نیکو کاروں کے ساتھ فرمائیو۔ اے ہمارے پروردگار! جو فلاح و کامرانی کے وعدے تُو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر دے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں

کرتا۔اِس لجاجت اور اپنائیت کے ساتھ پکارنے پر ان کے رب نے جواب میں فرمایا ''میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔ خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک ہی جسمانی اور نظریاتی جنس سے ہو۔ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ .... لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ ..... ﴿١٩٨﴾ چمکتے دمکتے شہروں میں اللہ کے نافرمان لوگوں کی عیاشی اور معاشی سرگرمیاں تمھیں دنیا کی حقیقت کے بارے میں کسی مغالطے میں نہ ڈال دیں۔ یہ محض چند روزہ زندگی کی لذتوں کی حقیر سی پونجی ہے، پھر اِن سارے آخرت اور اللہ سے غافل دنیا میں سرگرم لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، جو بدترین جائے قرار ہے البتہ وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ کی طرف سے یہ اللہ کی جانب سے پہلی میز بانی ہو گی، اور جو کچھ اللہ کے پاس اپنے وفادار و نیکوکاروں کے لیے ہے اُس کی خوبی کا کیا ٹھکانا۔ اور بے شک اہل کتاب میں ایسے بھی کچھ لوگ ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں، اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تمھاری طرف بھیجی گئی ہے اور اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف بھیجی گئی تھی، اللہ کے آگے خوف سے جھکے ہوئے ہیں، اور حقیر دنیا کی تھوڑی سی اجرت پر اللہ کی آیات کو فروخت کر کے دین فروشی نہیں کرتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۲۸. مخالفین کے مقابلے کا صبر واستقامت درکار ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، صبر کرو، اور باطل پرستوں کے مقابلہ میں اُن سے بڑھ کر صبر واستقامت دکھاؤ، جیسی کہ وہ اپنے باطل دین اور اپنے باطل مقصد کے لیے دکھاتے ہیں ایک دوسرے سے جڑے رہو، اور اللہ سے ڈرتے ہوئے پرہیزگاری اختیار کرو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔

۱۰۸: سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن ﴿آیات ۱۲۱ تا ۲۰۰﴾: نزولی ترتیب پر ۱۰۸ ویں سورۃ، مصحف میں تیسری ﴿

جنگ اُحد کے بعد نازل ہونے والے قرآنِ کریم کے اجزا کو تفہیم میں آسانی کی خاطر تین عنوانات میں تقسیم کر کے ہر عنوان کے تحت موجود آیاتِ مبارکہ کو اللہ کی توفیق و استعانت سے بیان کر دیا گیا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اب اگلے صفحات میں اُسی مالک ہی کی توفیق و عنایت سے مکمل متن کے ساتھ ترجمہ اور مفہوم بیان کیا جا رہا ہے، چہ عجب کہ مطالعہ کرنے والوں کے ایمان و علم اور شوق و جذبۂ تعمیل کو جِلا ملے۔

وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ
مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۙ
﴿۱۲۱﴾ اِذۡ هَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ
تَفۡشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ
فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لَقَدۡ
نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾
اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ
يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ
الۡمَلٰٓئِكَةِ مُنۡزَلِيۡنَ ؕ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنۡ
تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا وَ يَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ
فَوۡرِهِمۡ هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ
اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ
مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَكُمۡ وَ
لِتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ؕ وَ مَا النَّصۡرُ اِلَّا
مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱۲۶﴾
لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ
يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾
لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ
عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ
﴿۱۲۸﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى
الۡاَرۡضِ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ
مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع۱۳

وہ موقع یاد دلاؤ، جب تم اپنے گھر سے نکلے تھے اور مومنین کو قتال کے مورچوں پر مامور کر رہے تھے۔ اللہ سننے اور جاننے والا ہے○ یاد کرو، جب تم میں سے دو گروہ بھی حوصلہ چھوڑنے پر تیار ہو گئے تھے حالاں کہ اللہ اُن کا مددگار تھا اور مومنوں کو اللہ پر پورا اعتماد رکھنا چاہیے○ اس سے پہلے بدر میں اللہ تمھاری مدد کر چکا تھا حالانکہ اُحد میں اُس وقت تم نہایت ہی کمزور تھے۔ سو اللہ کا خوف کرو اُمید ہے کہ شکر گزار رہ سکو گے○ یاد کرو کہ جب تم اہلِ ایمان سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمھارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمھاری مدد فرمائے؟○ ہاں اگر تم پست ہمتی نہیں دکھاؤ گے اور ثابت قدم رہو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے اور دشمن اسی دم تمھارے اوپر آن دھمکیں، تو تمھارا رب بھی پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمھاری مدد فرمائے گا○ یہ تو اللہ نے اس لیے کیا کہ تم کو یہ خوش خبری ہو اور تمھارے دلوں کو اطمینان ملے و گرنہ مدد جو کچھ بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو بڑا ہی زبردست اور بڑی حکمت والا ہے○ اور یہ مدد اس لیے تاکہ کفر کی راہ چلنے والوں کا ایک بازو کاٹ دے، یا انھیں ایسا ذلیل کرے کہ وہ خوار ہو کر لوٹیں○ اے پیغمبرؐ! تمھارے پاس کوئی اختیار نہیں، اللہ چاہے تو انھیں معاف کر دے اور چاہے تو مبتلائے عذاب کرے کیوں کہ ظالم ہیں○ آسمانوں اور زمین میں جو بھی کچھ ہے اللہ کی ملکیت ہے، جسے وہ چاہے معاف کر دے اور جسے وہ چاہے عذاب دے، وہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے○ ع۱۳

اے نبیؐ! مسلمانوں کو وہ موقع یاد دلاؤ، جب تم اپنے گھر سے کوہِ اُحد کی جانب نکلے تھے اور مومنین کو ہونے والے قتال کے مورچوں پر مختلف ذمہ داریوں کے لیے مامور کر رہے تھے۔ اللہ میدان میں مقابل دونوں فریقوں کی باتوں کو سننے اور ارادوں کو جاننے والا ہے ○ یاد کرو جب تمھارے درمیان سے منافقین کی ایک بڑی تعداد نے قتال میں حصہ لینے سے انکار کر دیا اور واپس ہو چلے، تو اُن کی سازشوں، باتوں اور حرکتوں کے زیرِاثر تم میں سے بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے دو گروہ بھی جنگ میں شرکت کا حوصلہ چھوڑنے پر تیار ہو گئے تھے حالاں کہ اللہ اُن کا مددگار تھا اور مومنوں کو اللہ کی جانب سے مدد آنے پر پورا اعتماد رکھنا چاہیے ○ کیا اس سے پہلے پچھلے برس بدر میں اللہ تمھاری مدد نہ کر چکا تھا کہ اِس مرتبہ تم کو بے آسرا چھوڑ دیتا، حالانکہ اُحد کے موقع کے برخلاف اُس وقت تم نہایت ہی بے سروسامان، کم تعداد اور کمزور تھے۔ سو کچھ تو اللہ کا خوف کرو اور مشکل و مصیبت میں توکل کی راہ اختیار کرو گے تو اُمید ہے کہ آئندہ ایسے مواقع پر شکر گزار رہ سکو گے ○ یاد کرو کہ جب تم اہلِ ایمان سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمھارے لیے یہ بات کافی نہیں ہے کہ تمھارا رب تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمھاری مدد فرمائے؟ ○ ہاں اگر تم پست ہمتی نہیں دکھاؤ گے اور ثابت قدم رہو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے اور دشمن اسی دم تمھارے اوپر آن دھمکیں، تو تمھارا رب بھی صاحبِ نشان پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد فرمائے گا۔ یہ بات تو اللہ نے اپنے نبی کے ذریعے تم سے کہہ دی تھی، ایسا محض اس لیے کیا کہ تم کو یہ خوش خبری ہو اور تمھارے دلوں کو خوف سے نجات اور اطمینان ملے ورنہ بات تو یہی ہے کہ کامیابی اور مدد جو کچھ بھی ہوتی ہے اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے جو اپنے فیصلوں اور مرضی کو نافذ کرنے کے لیے بڑا ہی زبردست اور بڑی حکمت والا ہے ○ اور اللہ کی یہ مدد اس لیے تاکہ کفر کی راہ چلنے والوں کا ایک بازو کاٹ دے، یا انھیں ایسا ذلیل کرے کہ وہ خوار ہو کر اپنے شہر کو لوٹیں ○ اے پیغمبرؐ! تمھارے پاس میدانِ اُحد میں تم پر فوجیں چڑھا کر لانے والوں اور مزید زیادتیاں کرنے والوں کے خلاف کسی انتقامی فیصلے کا کوئی اختیار نہیں، اللہ چاہے تو انھیں مخالفتِ رسول سے توبہ اور قبولِ اسلام کی توفیق دے کر معاف کر دے اور چاہے تو مبتلائے عذاب کرے کیوں کہ ظالم تو بلاشبہ ہیں ○ آسمانوں اور زمین میں جو بھی کچھ ہے اللہ کی ملکیت ہے، پس جسے وہ چاہے معاف کر دے اور جسے وہ چاہے عذاب دے، بنیادی طور وہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے ○ ع ۱۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا
اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ
الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَ مَنْ يَّغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ۚ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا
وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ
مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ
سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ
لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾
وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

اے ایمان والو! یہ بڑھتا اور چڑھتا سُود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ○ اور اس آگ سے بچنے کی کرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور اللہ اور رسول ﷺ کی فرماں برداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے○ اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس جنت کی وسعت آسمانوں اور زمین جیسی ہے، اور وہ اُن متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے○ جو آسودگی ہو یا تنگی ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، جو غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کر دینے والے ہیں، اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے○ اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی برائی، بدکاری اپنی جان پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں کیوں کہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہو۔ اور اپنی غلطی پر جان بوجھ کر اڑتے نہیں ہیں○ یہی ہیں، جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی اور ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیسا اچھا صلہ ہے نیکوکاروں کا○ تم سے پہلے بہت سی مثالیں گزر چکی ہیں، زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ہے○ یہ قرآن لوگوں کے لیے ایک نہایت واضح وارننگ ہے اور جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، اُن کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔ پست ہمت نہ ہو اور غم نہ کرو، اگر مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے○

اے ایمان والو[۲۸]! ، یہ بڑھتا اور چڑھتا سُود کھانا چھوڑ دو کہ یہی وہ بِس کی گانٹھ ہے جو مال کی محبت پیدا کرتی ہے، جو میدانِ اُحد میں تمھاری ہزیمت کا باعث بنی۔ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ○ اور اس آگ سے بچنے کی تیاری کرو جو کافروں اور نافرمانوں کے لیے تیار کی گئی ہے اور اللہ اور رسولؐ کی بلا چون و چرا صدقِ دل سے فرماں برداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے○ یہ رسولؐ کی نافرمانی تھی جس نے اُحد میں بُرا وقت دکھایا۔ اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جیسا کہ میدان اُحد میں شہادت کی طلب میں دوڑنے والے دوڑے کہ اُس جنت کی وسعت آسمانوں اور زمین جیسی ہے، اور وہ اُن متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے○ جو آسودگی ہو یا تنگی [امیری یا غریبی] ہر حال میں اللہ کی رضا کے لیے نیک کاموں میں اپنے مال خرچ کر تے ہیں، جو غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کی زیادتیوں کو معاف کر دینے والے ہیں، اللہ ایسے اعلیٰ درجے کے نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے○ اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی برائی، بدکاری یا گناہ کا کام کر کے اپنی جان پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں کیوں کہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو معاف کر سکتا ہو۔ اور یہ اللہ کے نزدیک اعلیٰ درجے کے انسان [محسنین] کبھی اپنی غلطی پر جان بوجھ کر اڑتے نہیں ہیں○ یہی ہیں، جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی اور ایسی سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیسا اچھا انعام اور صلہ ہے نیکوکاروں کا○ میدانِ اُحد میں زخم خوردہ و شکستہ دل ایمان والو! انجامِ کار باطل پر تم ہی غالب آجاؤ گے تم سے پہلے کشمکشِ حق و باطل کی بہت سی مثالیں گزر چکی ہیں، زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ رسولوں کی تعلیمات کو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ہے○ یہ قرآن حق سے نبرد آزما لوگوں [مشرکین، منافقین اور اہلِ کتاب] کے لیے ایک نہایت واضح وارننگ ہے اور توحید اور غلبہ دین کا علم اُٹھائے میدانِ اُحد سے شکستہ دل و زخم خوردہ پلٹنے والے جیسے لوگوں کے لیے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، اُن کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔ حق و باطل کی کشمکش میں آنے والی وقتی اور عارضی ناکامیوں سے پست ہمت نہ ہو اور غم نہ کرو، اگر تم بے آمیز توحیدِ خالص کا علم اُٹھائے مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے○

---

۲۸ آیات ۱۳۰ تا ۱۳۹ میں مؤمنین کو ہدایت ہے کہ اپنے دل سے دنیا اور مال کی محبت کو مٹائیں۔ یہ محبت تھی جو میدانِ اُحد میں آزمائش کا سبب بنی۔ سود، بے حیائی اور فحش کاموں سے دنیا کی محبت پروان چڑھتی ہے، ان سے چھٹکارے کے بغیر اللہ کی راہ میں آگے بڑھنا ممکن ہی نہیں، کہا جا رہا ہے کہ پست ہمت نہ ہو انجام کار باطل پر تم ہی غالب آجاؤ گے۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ
قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا
بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَ اللّٰهُ
لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ لِيُمَحِّصَ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ
﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ
لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ
۱۴۶ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ۱۴۶

اس وقت اگر تمھیں زخم لگا ہے تو اس سے قبل ایسا ہی زخم دشمن کو بھی لگا تھا۔۔ ہم (شادمانی اور پریشانی کے) دِنوں کو لوگوں کے درمیان ادل بدل کے گردش دیتے رہتے ہیں کہ اللہ جاننا چاہتا تھا کہ کون مومن ہیں اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہید بنائے کیوں کہ ظالم اللہ کو پسند نہیں ہیں○ اور تاکہ اللہ مومنوں کو الگ کردے اور کافروں کو مٹادے○ کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ یوں ہی جنت میں چلے جاؤ گے حالاں کہ ابھی اللہ نے تمھارے درمیان مجاہدوں کو تو معلوم کیا ہی نہیں اور یہ بھی کہ کون لوگ ثابت قدم رہنے والے ہیں○ جب تک تم نے موت سے ملاقات کا منظر نہیں دیکھا تھا تم موت کی تمنائیں کررہے تھے! سو اب تم نے اس کو دیکھ لیا○۱۴۶

اس وقت اگر جنگِ اُحد میں تمھیں زخم لگا ہے تو کیا ہوا اس سے قبل پچھلے برس جنگِ بدر میں ایسا ہی زخم آخر تمھارے دشمن کو بھی لگا تھا۔۔ ہم (شادمانی اور پریشانی کے) دِنوں کو لوگوں کے درمیان ادل بدل کے گردش دیتے رہتے ہیں۔ تم پر یہ برا وقت اس لیے لایا گیا کہ اللہ جاننا چاہتا تھا کہ کون تم میں سے سچے مومن ہیں۔ اور تم میں سے کچھ لوگوں کو جان دے کر حق کی گواہی دینے کے لیے شہید بنائے کیوں کہ ظالم منافق لوگوں کو مومنوں کے درمیان گھلا ملا رکھنا اللہ کو پسند نہیں ہیں○ اور یہ برا وقت اس لیے لایا گیا تاکہ اللہ آزمائش کے ذریعہ سے مومنوں کو چھانٹ کر الگ کردے اور مشرک کافروں کو مٹادے○ کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ یوں ہی بغیر کچھ محنت کیے اور آزمائش سے گزرے جنت میں چلے جاؤ گے حالاں کہ ابھی اللہ نے تمھارے درمیان دینِ حق کے لیے جان کی بازی لگانے والے مجاہدوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں اور یہ بھی کہ تم میں سے کون لوگ خوف و مصیبت میں ثابت قدم رہنے والے ہیں○ جنگِ اُحد سے پہلے، جب تک تم نے موت سے ملاقات کا منظر نہیں دیکھا تھا تو تم شہادت کی موت کی تمنائیں کررہے تھے! سو اب تم نے اس کو روبرو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ لیا، اور اللہ نے بھی میدانِ قتال میں تمھارے چہروں اور دلوں کی کیفیت کو دیکھ لیا○۱۴۶

اُمّ المؤمنین، اُمّ المساکین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

زینب رضی اللہ عنہ عرب کے مالدار ترین افراد میں سے ایک جناب خزیمہ کی بیٹی تھیں۔ آپ کا بچپن بڑے ناز و نعم میں گزرا۔ فطری طور پر آپ غریبوں سے محبت کرنے والی اور اُن کی مدد کرنے والی تھیں۔ زمانہ جاہلیت سے ہی آپ ''اُم المساکین'' کے لقب سے جانی جاتی تھیں۔ آپ کا نکاح طفیل رضی اللہ عنہ کے بھائی عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ اہلِ ایمان کو جب مدینہ ہجرت کا اذن ہوا تو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یہ بھی اپنے گھرانے کے دیگر تین افراد، شوہر عبیدہ اور ان کے دونوں بھائی طفیل اور حصین رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینے کی جانب روانہ ہو گئیں۔

غزوہ بدر [رمضان ۲ ہجری] میں اِن کے شوہر عبیدہؓ نے ولید بن عتبہ سے مقابلہ کیا، ولید اگرچہ مارا گیا لیکن لڑائی کے دوران عبیدہؓ کا ایک پاؤں زخمی ہو گیا تھا یہ بڑا کاری زخم تھا۔ مدینے کی جانب واپسی میں آپ شہادت سے ہم آغوش ہو گئے۔ شوہر کی وفات کے بعد آپ کی شادی حمزہؓ کے بھانجے جناب عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے ہو گئی، ایک برس بعد جنگِ اُحد [شوال ۳ ہجری] میں وہ بھی شہید ہو گئے۔ عِدَّت گزارنے پر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یکے بعد دیگرے دو شہیدوں سے بیوگی کا داغ اُٹھانے والی عظیم خاتون، اُمّ المساکین سے شادی کر لی اور یوں آپ رہتی دنیا تک کے لیے تمام مسلمانوں کی ماں، اُمّ المومنین قرار پائیں۔ اِس وقت آپ کی عمر تیس برس کے قریب تھی۔ رخصتی کے تقریباً تین ماہ بعد ہی آپ کی بھی وفات ہو گئی۔ امہات المؤمنین میں آپؓ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وہ واحد بیوی ہیں جن کی نمازِ جنازہ کی امامت خود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کی۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے وقت تک نمازِ جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی، دیگر ازدواج نے آپؐ کی وفات کے بعد وفات پائی۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ازواج مطہرات میں ایک اور زینب ہیں، زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جو آپ کی سگی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ آپؐ کی زوجیت سے پہلے آپ کے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں رہیں۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات کے سات برس بعد انتقال کیا اور ۵۳ برس کی عمر پائی۔

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ
قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ
مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ
اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ
﴿۱۴۴﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ
يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَ مَنْ
يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَ
سَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَيِّنْ
مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ
فَمَا وَ هَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ
اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ مَا
كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ
لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَ
ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ
وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ۱۵۶

محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور رسولؐ بھی گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو! جو پیٹھ پیچھے پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اور اللہ جلد ہی اُن لوگوں کو جنھوں نے شکر گزاری دکھائی بہترین صلہ عطا فرمائے گا○ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی جان دار نہیں مر سکتا، اور (موت کا) ایک وقت تو لکھا ہوا ہے۔ اور دنیا کے طلب گار کو ہم دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت کے طلب گار کو آخرت کا ثواب ملے گا شکر کرنے والوں کو ہم جلد ہی بدلہ دیں گے○ اس سے پہلے کتنے ہی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے قتال کیا۔ اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں اُنھیں پیش آئیں، اُن سے اُنھوں نے حوصلہ نہیں ہارا اور نہ ہی کوئی کمزوری دکھائی اور نہ دشمنوں کے آگے گھٹنے ٹیکے اور اللہ ایسے ہی ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے○ ان کی صدا بس اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ اے ہمارے رب گناہوں کو معاف فرما اور جو بھی بے اعتدالیاں ہمارے کاموں میں ہو گئی ہیں اُن سے در گزر کر۔ ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما○ آخر کار اللہ نے ان کو دنیا میں بھی اپنے ثواب و اکرام سے نوازا اور اس سے بہتر ثوابِ آخرت بھی عطا کیا۔ اللہ کو ایسے ہی محسنین پسند ہیں○ ۱۵۶

محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس بندگانِ رب میں سے ایک منتخب رسولؐ ہیں،اُن کی شہادت کی افواہ نے
تمھارے قدم کیوں ڈگمگا دیے، آخر ایک دن انُھیں بھی مرنا ہے جس طرح، ان سے پہلے اور رسولؐ بھی
موت کی منزلوں سے گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو اے مومنو کیا تم لوگ دینِ
اسلام کو چھوڑ کر اُسی پرانی جاہلیت کی طرف الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو! جو پیٹھ پیچھے پھر جائے گا وہ اللہ کا
کچھ نہیں بگاڑے گا اور اللہ جلد ہی اُن لوگوں کو جنھوں نے تکلیف دہ سے زیادہ تکلیف دہ خبر سُن کر بھی شکر
گزاری دکھائی بہترین صلہ عطا فرمائے گا○
کسی کے مرنے کی افواہ سُن کر تمھیں یہ کیوں نہ یاد رہا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی جاندار نہیں مر سکتا،اور ہر
ایک کے مرنے کے لیے موت کا ایک معین وقت تو لکھا ہوا ہے۔ میدانِ اُحد میں تم آخرت کے ثواب کے
لیے تھے یا دنیا کا مالِ سمیٹنے کے لیے؟ اور دنیا کے طلب گار کو ہم دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت کے طلب گار کو
آخرت کا ثواب ملے گا،اب یہ تمھارا انتخاب ہے کہ کیا چاہیے! مصیبت اور آزمائش میں شکر کرنے والوں کو
ہم جلد ہی اُس کا بہترین بدلہ دیں گے○ حق و باطل کی مسلح کشمکش کوئی نئی بات نہیں اس سے پہلے کتنے ہی نبی
گزرے ہیں جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے دشمنوں کے خلاف قتال کیا۔اِن اللہ والوں کا معاملہ
یہ رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں اُنھیں پیش آئیں،اُن سے اُنھوں نے حوصلہ نہیں ہارا اور نہ ہی مقابلے میں
کوئی کمزوری دکھائی اور نہ دشمنوں کے آگے گھٹنے ٹیکے اور اللہ میدانِ قتال میں ایسے ہی ثابت قدم رہنے والوں
کو پسند کرتا ہے○ ان کی صدا بس اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ اے ہمارے رب گناہوں کو معاف فرما اور دین
حق کی جدوجہد میں متعین طریقے سے انحراف کی شکل میں جو بھی بے اعتدالیاں ہمارے کاموں میں ہو گئی
ہیں اُن سے در گزر کر۔ ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما○ آخر کار اللہ
نے ان کو دنیا میں بھی اپنے ثواب و اکرام سے نوازا اور اس سے بہتر ثوابِ آخرت بھی عطا کیا۔اللہ کو ایسے ہی
ایمان والے اعلیٰ درجے کے صابر و شاکر،ایثار پیشہ نیکوکار مجاہد جنھیں محسنین کہتے ہیں پسند ہیں○ ۱۵۶

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿اٰلِ عِمْرٰن ۱۴۵﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا
خٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ وَ
هُوَ خَيۡرُ النّٰصِرِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلۡقِىۡ فِىۡ
قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ
اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَ
مَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئۡسَ مَثۡوَى
الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ لَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ
وَعۡدَهٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا
فَشِلۡتُمۡ وَ تَنَازَعۡتُمۡ فِى الۡاَمۡرِ وَ عَصَيۡتُمۡ
مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡكُمۡ
مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ
الۡاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ عَنۡهُمۡ
لِيَبۡتَلِيَكُمۡ ۚ وَ لَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ
ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذۡ
تُصۡعِدُوۡنَ وَ لَا تَلۡوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّ
الرَّسُوۡلُ يَدۡعُوۡكُمۡ فِىۡۤ اُخۡرٰٮكُمۡ
فَاَثَابَكُمۡ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيۡلَا تَحۡزَنُوۡا عَلٰى
مَا فَاتَكُمۡ وَ لَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ
خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنۡزَلَ
عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
يَّغۡشٰى طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ

اے ایمان والو، اگر تم منکرین کی باتوں میں آؤ گے تو یہ تمھیں پیٹھ پیچھے لوٹا کے رہیں گے اور تم نامراد ہو کے رہ جاؤ گے ○ اللہ تمھارا حامی و مدد گار ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے ○ جلد ہی ہم ان کافروں کے دلوں میں تمھارا رعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ ان کو شریک ٹھہرایا جن کے حق میں اُس نے کوئی دلیل نہیں اتاری ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری جائے قرار ہے ظلم ڈھانے والوں کے لیے ○ اور اللہ نے تم سے جو (مدد کا) وعدہ کیا تھا وہ اُس نے سچ کر دکھایا جب تم ان کو اللہ کے حکم سے کاٹ رہے تھے یہاں تک کہ تم نے کم زوری دکھائی اور تم نے اپنے کام میں (نبی کے حکم میں) اختلاف کیا جب اللہ نے تمھیں وہ چیز دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے، نافرمانی کی۔ تم میں کچھ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کے۔ پھر اللہ نے اُن پر تمھاری (فتح کا) رخ پھیر دیا تاکہ تمھیں آزمائے اور اللہ نے پھر بھی تمھیں معاف ہی کر دیا، اور اللہ مومنوں پر فضل فرمانے والا ہے ○ یاد کرو، جب کہ تم بھاگے جا رہے تھے اور کسی کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ اور اللہ کا رسولؐ تمھارے پیچھے سے تم کو پکار رہا تھا۔ پس تم کو پیہم غموں کی مار سے ہلا دیا تاکہ تم فوت شدہ چیز پر اور جو مصیبت پہنچے، اُس پر غمگین نہ ہوا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے باخبر ہے ○ اس غم کے بعد پھر اللہ نے تمھارے ایک گروہ پر امن و سکون کی ایسی کیفیت نازل کی جو اُن کو نیند کے غوطے دے رہی تھی۔

اے ایمان والو، اگر تم نام نہاد کلمہ گو مسلمان دانش وروں [منافقین] اور یہود جیسے منکرین کی باتوں میں آؤ گے تو یہ تمھیں پیٹھ پیچھے یعنی دینِ اسلام سے قدیم جاہلیت کی جانب لوٹا کے رہیں گے اور تم نامراد ہو کے رہ جاؤ گے ○ احد کی شکست کے پسِ منظر میں، اللہ اور اُس کے رسولؐ پر بے اعتمادی کی باتیں سوائے اللہ اور اُس کے رسولؐ سے دشمنی کے کچھ نہیں ہیں۔ اللہ تمھارا حامی و مددگار ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے ○ جلد ہی ہم ان کافروں [منافقین اور یہود] کے دلوں میں اے مسلمانو، تمھارا رعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ ان کو اُلوہیت میں شریک ٹھہرایا جن کے حق میں اُس نے کوئی دلیل نہیں اتاری ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری جائے قرار ہے اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والوں کے لیے ○ اور اللہ نے ابتدائے جنگ میں تم سے جو فرشتوں کے ذریعے (مدد کا) وعدہ کیا تھا وہ اُس نے سچ کر دکھایا جب تم ان کے علم برداروں اور پہلوانوں کو اللہ کے حکم سے گاجر مولی کی طرح کاٹ رہے تھے اور وہ پسپا ہو کر بھاگ رہے تھے یہاں تک کہ وہ وقت آیا جب تم نے ڈسپلن میں کمزوری دکھائی اور درّے پر کھڑے رہنے کے حکم کی اطاعت کے باب میں تم نے اپنے کام میں (نبی کے حکم میں) اُس وقت اختلاف کیا جب اللہ نے تمھیں وہ چیز دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے، پھر کیا تھا تم میں سے درّے پر مامور بیشتر نے رسولؐ کی صریح نافرمانی کی۔ تم میں کچھ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کے۔ پھر اللہ نے اُن پر تمھاری فتح کا رخ، تمھیں پسپا کر کے تم سے پھیر دیا تا کہ تمھیں آزمائے اور اللہ نے پھر بھی تمھیں معاف ہی کر دیا، اور اللہ مومنوں پر فضل فرمانے والا ہے ○ یاد کرو، جب کہ تم منہ اُٹھائے بھاگے جا رہے تھے اور ہوش نہ تھا کہ کسی کی طرف پلٹ کر بھی دیکھتے۔ اور اللہ کا رسولؐ تمھارے پیچھے سے تم کو پکار رہا تھا۔ پس اُس وقت تمھاری نامناسب روش کا اللہ نے یہ بدلہ تمھیں دیا کہ تم کو پیہم غموں کی مار سے ہلا دیا تا کہ صبر سے غموں پر گزرنے کی یہ تربیت ملے کہ تم فوت شدہ چیز پر اور جو مصیبت پہنچے، اُس پر بے حد، ہوش و حواس کھو دینے کی حد تک غمگیں نہ ہوا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُس سے باخبر ہے ○ اس غم کے بعد پھر اللہ نے تمھارے ایک گروہ پر قلبی امن و سکون کی ایسی کیفیت نازل کی جو اُن کو اُس قیامت کی پریشانی اور زخموں کے درد سے بے نیاز کر کے نیند کے غوطے دے رہی تھی۔

دنیا کے طلب گار کو ہم دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت کے طلب گار کو آخرت کا ثواب ملے گا، شکر کرنے والوں کو ہم جلد ہی اُس کا بہترین بدلہ دیں گے ○

وَ طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ
الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ
الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ
لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا
يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ
الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ
كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ
لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ
لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ
اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا
كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع يٰۤاَيُّهَا ١٦٤
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا
فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا
عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ
اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ
يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾

مگر ایک دوسرا گروہ بھی تھا، جس کو اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی ، اللہ کے متعلق خلافِ حقیقت جاہلانہ گمان کرنے لگے۔ کہنے لگے کہ امور کو طے کرنے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ ان سے، اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں وہ کچھ چھپائے ہوئے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو ہم یہاں نہ قتل کیے جاتے۔ ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کے لیے قتل ہونا لکھا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔ اور جو کچھ تمھارے سینوں نے چھپا رکھا ہے اللہ اسے جانچے اور جو کچھ تمارے دلوں میں ہے اُسے صاف کردے، اللہ دلوں کے حال سے خوب واقف ہے○ تم میں سے وہ لوگ جنھوں نے دو جماعتوں کی مڈبھیڑ کے دن پیٹھ دکھائی تھی، سبب اُس کا یہ تھا کہ ان کے بعض کرتوتوں کے سبب شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے۔ لیکن بالیقین اللہ نے انھیں معاف کردیا، اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے○ ١٦٤

اے ایمان والو ، اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنھوں نے انکار کیا، جن کے لوگ اگر کبھی سفر یا جہاد میں نکلتے ہیں، تو کہتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے۔ اللہ ان لوگوں کے اِس گمان کو ان کے دلوں میں حسرت کا سبب بنادیتا ہے، مارنے اور جِلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمھارے تمام اعمال پر وہی نگراں ہے○

مگر ایک دوسرا گروہ بھی تھا، جس کے لوگوں کو صرف اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، اللہ کے متعلق خلافِ حقیقت جاہلانہ گمان کرنے لگے۔ کہنے لگے کہ مسلمانوں کے نظمِ اجتماعی اور اس کے امور کو طے کرنے میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ ان سے کہو رسول کی موجودگی میں کسی کا کوئی حصہ نہیں، اس کام کے سارے اختیارات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دراصل یہ لوگ اپنے دلوں میں وہ کچھ چھپائے ہوئے ہیں جو تم پر ظاہر نہیں کرتے۔ یہ منافقین لوگ کہتے ہیں کہ مدینے کی قیادت اور اختیارات میں ہمارا کچھ حصہ ہوتا تو ہم یہاں اس طرح بے دریغ نہ قتل کیے جاتے۔ ان سے کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں کے لیے قتل ہونا تقدیر میں لکھا تھا وہ وقتِ مقررہ پر اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔

اور یہ سب کچھ جو میدان اُحد میں ہوا تو یہ اس لیے تھا کہ جو کچھ تمھارے سینوں نے نیتوں، ارادوں اور خیالات میں چھپا رکھا ہے اللہ اسے جانچے اور جو کچھ تمارے دلوں میں کھوٹ ہے اُسے ظاہر کر کے صاف کر دے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ دلوں کے حال سے خوب واقف ہے○ تم میں سے وہ لوگ جنھوں نے دو جماعتوں کی مڈبھیڑ کے دن پیٹھ دکھائی تھی، سبب اُس کا یہ تھا کہ ان کے بعض کرتوتوں کے سبب شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے۔ لیکن بالیقین اللہ نے انھیں معاف کر دیا، اللہ بہت در گزر کرنے والا اور بردبار ہے○۱۶۶

اے ایمان والو، اُن منافق لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنھوں نے رسولؐ کی اطاعت کرنے اور قتال پر جانے سے انکار کیا، جن کے قبیلے والے اہلِ ایمان لوگ اگر کبھی سفر یا جہاد میں نکلتے ہیں اور ان کو موت آ جاتی ہے، تو کہتے ہیں کہ اگر وہ نہ گئے ہوتے اور ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے۔ موت و حیات کے بارے میں اللہ پر بے یقینی کی سزا یہ ہے کہ اللہ ان لوگوں کے اِس گمان کو ان کے دلوں میں حسرت کا سبب بنا دیتا ہے، ورنہ نکلتے یا نہ نکلتے موت کا تو اللہ نے ایک وقت مقرر کیا ہے، در حقیقت مقررہ وقت اور مقررہ جگہ پر مارنے اور جِلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمھارے تمام اعمال پر وہی نگراں ہے○

تم میں سے وہ لوگ جنھوں نے دو جماعتوں کی مڈبھیڑ کے دن (میدانِ اُحد میں) پیٹھ دکھائی تھی، سبب اُس کا یہ تھا کہ ان کے بعض کرتوتوں کے سبب شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے۔ لیکن بالیقین اللہ نے انھیں معاف کر دیا (القرآن)

وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا
يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ
قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ
كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ
حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ
وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ
فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ
ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ عَلَى
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ مَا
كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ
بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ
﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ
بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ
وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ

اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی رحمت اور بخشش ان ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جسے لوگ جمع کرتے ہیں ○ اور خواہ تم مرو یا قتل کیے جاؤ تم سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے ○ یہ اللہ کی رحمت کا فیضان ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے نرم ہو۔ ورنہ اگر تم کہیں بدمزاج اور دل کے سخت ہوتے تو یہ سب تمھارے گرد لوگ چھٹ جاتے، ان سے در گزر کا معاملہ کرو، ان کے حق میں مغفرت طلب کرو، اور معاملات میں ان سے مشورہ کیا کرو، پھر جب فیصلہ کرلو تو اللہ پر بھروسا کرو، اللہ کو وہی لوگ پسند ہیں جو اسی پر بھروسا کرتے ہیں ○ اللہ اگر تمھاری مدد پر ہو تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں، اور وہ تمھیں چھوڑ دے، تو اس کے بعد کون ہے جو تمھاری مدد کرے گا؟ پس اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے ○ کسی نبی کے یہ شایانِ شان نہیں کہ وہ خیانت کر جائے۔ اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز پیش ہوگا، پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی ○ جو اللہ کی رضا کا طالب ہو کیسے اُس کی مانند ہو جائے جو اللہ کی ناراضی لے کر لوٹے اور جس کا آخری ٹھکانا جہنم ہو جو بد ترین ٹھکانہ ہے ○ اللہ کے نزدیک اِن کے درجے مختلف ہیں اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اُس کی نگرانی کر رہا ہے ○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اہل ایمان پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انھی...

اگر تم اللہ کی راہ میں اُس کے دشمنوں کے ہاتھوں قتل کیے جاؤ یا دینِ حق کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے مر جاؤ تو اللہ کی جو رحمت اور بخشش تمھیں ملے گی وہ زندہ رہ جانے اور ان ساری چیزوں سے جو دنیا میں ہیں اور مالِ غنیمت سے زیادہ بہتر ہے جسے زندہ رہ جانے والے لوگ جمع کرتے ہیں ○ اور بات برابر ہے خواہ تم گھر یا ہسپتال میں بستر پر مرو یا میدانِ جہاد میں قتل کیے جاؤ بہر طور سمٹ کر تو تم سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے ○ اے محمدؐ، جنگ کے سپہ سالارِ اعلیٰ، لشکر کے بے شمار لوگوں کی جانب سے دورانِ جنگ اتنی ساری کوتاہیوں اور نافرمانی اور کم ہمتی کے باوجود آپؐ نے کسی کو نہیں ڈانٹا ڈپٹا، یہ اللہ کی رحمت کا فیضان ہے کہ تم ان لوگوں کے لیے بڑی نرم طبیعت والے ہو۔ ورنہ اگر تم کہیں بدمزاج و بدزبان اور دل کے سخت ہوتے تو یہ سب تمھارے گرد عقیدت و محبت سے جمع رہنے والے لوگ چھوٹ جاتے، ان سے درگزر اور معافی کا معاملہ کرو، ان کے حق میں اللہ سے مغفرت طلب کرو، اور نظمِ اجتماعی کے معاملات کو طے کرنے میں ان سے مشورہ کیا کرو، جیسا کہ تم نے شہر کے اندر رہ کر یا باہر نکل کر جنگ کے لیے کیا تھا، پھر جب ایک کام کا فیصلہ کر لو تو متزلزل نہ ہو اور اُس پر جم جاؤ، اللہ پر بھروسا کرو،، اللہ کو وہی لوگ پسند ہیں جو صرف اسی پر بھروسا کرتے ہیں ○ ایمان والو، تبلیغِ دین کا معاملہ ہو یا غلبہ دین کا یا استحکامِ اسلامی سلطنت کا یا دشمنوں سے مقابلے کا یا ایک ایک مومن کی انفرادی زندگی کے امور میں کامیابی کا، ہر صورت میں اللہ اگر تمھاری مدد پر ہو تو تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں، اور وہ تمھیں چھوڑ دے، تو اس کے بعد کون ہے جو تمھاری مدد کرے گا؟ پس اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے ○ گزری جنگ میں جو اپنا محاذ چھوڑ کے مالِ غنیمت کے پیچھے بھاگے کیا انھیں یقین نہ تھا کہ غنیمت جمع کرنے میں چاہے وہ شریک نہ ہوں، اللہ کا رسولؐ انھیں اُن کا پورا حصہ دے گا، کیا کوئی بداعتمادی تھی۔ کسی نبی کے یہ شایانِ شان نہیں کہ وہ خیانت کر جائے۔ اور جو کوئی خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت سمیت قیامت کے روز اللہ کے حضور پیش ہو گا، پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور کسی کے اجر میں کوئی کمی [ظلم] نہ ہو گی ○ اللہ کا نبیؐ اور خیانت؟؟ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نبیؐ جو اللہ کی رضا کا طالب ہوتا ہے اُس کی مانند ہو جائے جو اپنی خیانتوں کے باعث روزِ قیامت اللہ کی ناراضی لے کر لوٹے اور جس کا آخری ٹھکانا جہنم ہو جو بد ترین ٹھکانہ ہے! ○ اللہ کے نزدیک اِن دو طرح کے آدمیوں کے درجے مختلف ہیں اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اُس کی نگرانی کر رہا ہے ○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اہلِ ایمان پر یہ بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انھی

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
﴿۱۶۴﴾ اَوَ لَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ
اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ
لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ۙ
وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَ قِيْلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ
قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعْنٰكُمْ ؕ
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ
لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ
﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ
قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ
فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَ لَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ
بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ
﴿۱۶۹﴾

میں سے ایک رسول اٹھایا جو اُس کی آیتیں انھیں سناتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، بلا شبہ یہ اس سے پہلے کھلی گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے○ اور تمھیں ایک مصیبت پہنچی کہ اُس سے دوگنی مصیبت تم نے پہنچائی تھی، تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آ گئی؟ ان کو بتائیں کہ یہ مصیبت خود تمھاری طرف سے ہے۔ بلاشبہ اللہ کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے ○ اور (میدانِ اُحد میں) دونوں جماعتوں کی مڈبھیڑ کے دن جو مصیبت بھی تمھیں پہنچی اللہ کے حکم سے پہنچی اور تا کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے○

اور اُن منافقین کو بھی جان لے کہ جب اُن سے کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں قتال میں حصہ لو یا مدافعت ہی کرو، تو کہنے لگے اگر ہمیں اندازہ ہوتا کہ آج قتال ہو گا تو ہم ضرور تمھارے ساتھ ہوتے۔ اُس وقت وہ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔ جو کچھ باتیں اِن کے مونہوں سے نکلتی ہیں وہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں، اور اللہ اس چیز کو خوب جانتا ہے جس کو یہ چھپاتے ہیں○

وہی لوگ ہیں جو اپنے اُن بھائیوں کے لیے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ بھی ہماری بات مان لیتے اور (گھروں میں) بیٹھ جاتے تو قتل نہ کیے جاتے، کہہ دیجیے! کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا دینا○ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انھیں مُردہ نہ گمان کرو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں روزی مل رہی ہے○

میں سے ایک رسولؐ اٹھایا جو اُس کی آیتیں انھیں سناتا ہے، ان کی زندگیوں میں تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، بلا شبہ یہ اس سے پہلے کھلی گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے○ اور جب میدانِ اُحد میں تمھیں اپنے دشمنوں کے ہاتھوں ایک ایسی مصیبت پہنچی کہ اُس سے دوگنی مصیبت تم نے گزشتہ برس اُنھیں پہنچائی تھی تو تم کہنے لگے کہ اللہ کی نصرت کہاں ہے؟ یہ کہاں سے آگئی؟ اے نبیؐ اہلِ ایمان کو بتائیں کہ یہ مصیبت خود تمھاری طرف سے رسولؐ کے حکم کی نافرمانی اور تمھارے حوصلہ ہارنے کی وجہ سے آئی ہے بلاشبہ اللہ کی قدرت و حکمت ہر چیز پر حاوی ہے ○ اور میدانِ اُحد میں دونوں جماعتوں کی مڈ بھیڑ کے دن جو مصیبت بھی تمھیں پہنچی اللہ کے حکم سے پہنچی اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو منافقین کے مقابلے میں ظاہری شواہد اور ثبوتوں سے جان لے○

اور اُن اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے کلمہ گو دشمنانِ دین و ایمان، منافقین کو بھی اہلِ دنیا کے سامنے ظاہری شواہد اور ثبوتوں کے ساتھ جان لے کہ جب اُن سے کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں ہمارے ساتھ قتال میں حصہ لو یا کم از کم اپنے شہر، شہرِ مدینہ کی مدافعت ہی کرو، تو کہنے لگے اگر ہمیں اندازہ ہوتا کہ آج قتال ہوگا تو ہم ضرور تمھارے ساتھ ہوتے۔ گویا اہلِ ایمان تو بس یوں ہی سرحد پر ڈیرہ ڈالے ہوئے دشمن کے سامنے پکنک منانے جارہے ہیں۔ یہ دوسروں کو احمق سمجھ کر بے وقوف بنانے کی باتیں جب وہ کر رہے تھے اُس وقت وہ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔ جو کچھ باتیں جملوں کی شکل میں اِن کے مونہوں سے نکلتی ہیں وہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتیں، اور اللہ اس چیز کو خوب جانتا ہے جس کو یہ دلوں میں چھپاتے ہیں○

یہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر گھروں میں آ بیٹھنے والے وہی لوگ ہیں جو اپنے اُن بھائیوں کے لیے جو اللہ کی راہ میں شہید ہوگئے یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ بھی ہماری بات مان لیتے اور گھروں میں بیٹھ جاتے تو قتل نہ کیے جاتے، کہہ دو! کہ اگر تم سچے ہو تو جب موت کا وقت آجائے تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا دینا○ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انھیں مُردہ نہ گمان کرو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں روزی مل رہی ہے○

(میدانِ اُحد میں) دونوں جماعتوں کی مڈ بھیڑ کے دن جو مصیبت بھی تمھیں پہنچی اللہ کے حکم سے پہنچی اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لے○ ﴿۱۶۶﴾

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ
خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۱۷۶

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ
اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ
اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ
النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ
اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ
﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪
فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ
يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي
الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا ہے اُس پر فرحاں اور شاداں ہیں، اور اُن کو اُن رفیقوں کی بابت جو ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں خوشی ہے کہ ان کے لیے بھی وہاں کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے○ وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل کی بشارت حاصل کر رہے ہیں اور اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا○ ۱۷۶

جن زخم خوردہ لوگوں نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی پکار پر لبّیک کہا، اُن میں سے جو اچھے کام کرنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے ہیں ان کے لیے بڑا اجر ہے○ اور وہ لوگ جن سے، لوگوں نے جب کہا کہ بڑی فوجیں جمع ہیں، ان سے ڈرو، تو یہ سن کر مسلمانوں کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ بولے کہ اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے○ آخر کار وہ اللہ کی نعمتوں اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے ان کو کسی قسم کی تکلیف ہی نہیں پہنچی اور اللہ کی رضا کی پیروی کا ایک موقع بن گیا، اور اللہ بڑے فضل والا ہے○ یہ شیطان ہے جو اپنے سرپرستوں کے ڈراوے دے رہا ہے تو تم ان سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا اگر تم مومن ہو○ اسلام دشمنی کی راہ میں جو لوگ بڑی ہی سرگرمی دکھا رہے ہیں، تمھیں آزردہ نہ کریں، یہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے، اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا ہے اُس پر فرحاں اور شاداں ہیں، اور اُن کو میدانِ جنگ کے اُن رفیقوں کی بابت جو شہادت کی سعادت نہ پاسکے اور ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے ہیں کامل اطمینان و خوشی ہے کہ ان کے لیے بھی وہاں کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے ○ وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل کی بشارت حاصل کررہے ہیں اور ان کو معلوم ہوچکا ہے کہ اللہ مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ○ ۱۷۱

جن زخم خوردہ لوگوں نے میدانِ جنگ سے اپنی واپسی پر بمشکل ابھی ایک رات ہی گزاری تھی، اللہ اور اُس کے رسولؐ کی پکار پر لبیک کہا اور دفعتاً دشمن کے تعاقب میں گرتے پڑتے روانہ ہوگئے اُن مبارک و سعید جاں نثاروں لوگوں کے قافلے میں سے جو اچھے کام [اعمالِ صالحہ] کرنے والے اور اللہ سے ڈرنے والے [متقی] ہیں ان کے لیے بڑا اجر ہے ○ اور یہی وہ لوگ ہیں جن سے، اونٹنی بھر کشمش کے لالچ میں آنے والے قریش کے لوگوں نے جب کہا کہ میدان اُحد سے قریش کی واپس جاتے لشکر نے اب شہرِ مدینہ پر حملے کی ٹھان لی ہے اور بڑی فوجیں جمع ہیں، ان سے ڈرو، تو یہ سن کر اُن کے تعاقب میں نکلنے والے لشکر میں صادق الایمان مسلمانوں کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ بولے کہ اللہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے ○ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی صدا پر لبیک کہنے والے لشکر نے آٹھ میل تک قریش کا تعاقب کیا اور جب حتمی طور معلوم ہوگیا کہ اُن کے دشمن مستقل بھاگ رہے ہیں تو تین روز تک رک کر انتظار کیا کہ کہیں پلٹ نہ آئیں آخرکار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوکر جو اُس کی عنایتوں سے وہاں ملیں اور اِس فضل کے ساتھ کہ دشمن ڈر گیا اور بھاگ گیا، وہ اپنے شہر واپس پلٹ آئے، اس عرصے میں ان کو کسی قسم کی تکلیف ہی نہیں پہنچی جیسا کہ جنگی مہمات میں ہوتا ہے اور اللہ کی پکار پر لبیک کہنے کے باعث، انتہائی تنگی میں اُس کی رضا کی پیروی بذات خود سعادت حاصل کرنے کا ایک موقع بن گیا، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ اپنے مخلص بندوں پر بڑے فضل والا ہے ○ اب تم یقیناً جان گئے ہوگے کہ یہ قریش کے مدینے پر چڑھ آنے کی خبریں لانے والا شیطان کا ٹولہ ہے جو اپنے حرم کے چودھری بنے ہوئے سرپرستوں کے حملے کے ڈراوے دے رہا ہے تو تم انسانوں سے نہ ڈرنا، مجھ، ایک اپنے رب سے ڈرنا اگر تم منافق نہیں بلکہ مومن ہو ○ اے ہمارے پیغمبرؐ اور اُس کے مخلص ماننے والو، اسلام دشمنی کی راہ میں جو لوگ بڑی ہی سرگرمی دکھا رہے ہیں، تمھیں آزردہ و پریشان نہ کریں، یہ اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔ اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے، اور بالآخر ان کے لیے بڑا عذاب ہے ○

اِنَّ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الۡکُفۡرَ بِالۡاِیۡمَانِ
لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیۡـًٔا ۚ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ
اَلِیۡمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَ لَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ
کَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِیۡ لَہُمۡ خَیۡرٌ
لِّاَنۡفُسِہِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِیۡ لَہُمۡ لِیَزۡدَادُوۡۤا
اِثۡمًا ۚ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا
کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی مَاۤ
اَنۡتُمۡ عَلَیۡہِ حَتّٰی یَمِیۡزَ الۡخَبِیۡثَ مِنَ
الطَّیِّبِ ؕ وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی
الۡغَیۡبِ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِہٖ
مَنۡ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ۚ وَ
اِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَلَکُمۡ اَجۡرٌ
عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَ لَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ
یَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ
ہُوَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ شَرٌّ لَّہُمۡ ؕ
سَیُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِہٖ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ
وَ لِلّٰہِ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ
اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۱۸۰﴾ ۱۸۶

حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ جو ایمان کو چھوڑ کر کفر کے خریدار بنے ہیں وہ اللہ کا ہر گز کوئی نقصان نہیں کر رہے ہیں، ان کے لیے المناک عذاب ہے○۔ یہ جو ڈھیل ہم اِن کو دیے جا رہے ہیں اس کو یہ کفر کرنے والے اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں، ہم تو انھیں اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں کہ یہ زیادہ گناہ سمیٹ لیں، پھر ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے○ یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ مومنوں کو اُس حالت میں چھوڑ دیتا کہ جس میں تم پڑے تھے۔ جب تک کہ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے نہ رکھ دیتا۔ اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے، وہ تو غیب کی باتیں بتانے کے لیے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے، پس اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا○ اور لوگ اللہ کے فضل و کرم سے ملے ہوئے مال میں سے بخیلی کو اپنے لیے اچھا گمان نہ کریں، بلکہ یہ تو ان کے لیے نہایت بُری ہے۔ کنجوسی سے وہ جو کچھ جوڑ رہے ہیں روزِ قیامت اُنھیں اُس کا طوق پہنایا جائے گا۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی میراث اور اللہ، جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے باخبر ہے○ ۱۸۶

جنگِ بدر کے بعد اسلامی سلطنت کو کمزور کرنے کے لیے منافقین کی ریشہ دوانیاں بڑھ گئیں، جس کے نتیجے میں اُحد کی جنگ میں اہلِ ایمان ہی نہیں مدینے کی پوری مسلم سوسائیٹی ایک آزمائش سے اور ایک بحران سے گزری، اُس وقت بھی یہ سوال مخلصین کے ذہن میں تھا اور آج بھی قرآن سے ناواقف محض تاریخ کے ایوانوں میں گردش کرنے والوں کے اذہان

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے ایسے لوگ جو اللہ اور اُس کے رسولؐ پر صدقِ دل سے ایمان کے بعد اُس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے سیدھے راستے کو چھوڑ کر ذاتی مفادات کی خاطر کفر کے خریدار بنے ہیں وہ اللہ کا، اُس کے دین کا اور اُس کے ماننے والوں کا ہر گز کوئی نقصان نہیں کر رہے ہیں، ان کے لیے المناک عذاب ہے ○، مسلم معاشرے میں یہ جو ڈھیل ہم اِن نام نہاد ایمان کے دعوے دار منافقوں کو دیے جا رہے ہیں اس کو یہ نعمت ایمان کا کفر کرنے والے اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں، ہم تو انھیں اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں کہ یہ اپنے ظرف کے مطابق زیادہ سے زیادہ گناہ سمیٹ لیں، پھر اُسی حساب سے ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ○ اللہ کی مشیت میں یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ مومنوں کو اور اُن کے معاشرے کو اُس حالت میں چھوڑ دیتا کہ جس میں تم بدر اور اُحد کے درمیانی عرصے میں پڑے تھے۔ جب تک کہ وہ مخلص اور وفادار پاک وطیّب لوگوں کو منافق اور آستین کے ناپاک وخبیث سانپ جیسے لوگوں سے سب کے سامنے الگ کر کے نہ رکھ دیتا۔ منافقین کی حالت صیغہ غیب میں تھی اور اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے، وہ تو غیب کی باتیں بتانے کے لیے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے، پس ضروری ہوا کہ سارے عامۃ المسلمین پر منافقین کے چہروں کو بے نقاب کرنے کے لیے ایسے سلسلہ حادثات کو برپا کیا جائے کہ منافقین ابھر کر ہر ایک کو نظر آجائیں اور مومنین کا ایمان بھی ثابت ہو جائے۔ پس، اے لوگو، اُمورِ غیب کے بارے میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے۔ اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا ○ اور لوگ اللہ کے فضل وکرم سے ملے ہوئے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بخیلی کو اپنے لیے اچھا گمان نہ کریں، بلکہ یہ خصلت تو اِن کے لیے نہایت بری ہے۔ کنجوسی سے وہ جو کچھ جمع کر رہے ہیں روزِ قیامت اُنھیں اُس کا طوق پہنایا جائے گا۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی میراث اور اللہ، جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے باخبر ہے ○ ۱۸ع

میں کلبلاتا ہے کہ کیوں ایسا ہوا، کیوں اللہ کا رسولؐ بذاتِ خود زخموں سے دوچار اور دوبدو اور روبرو دشمنان دین کا نشانہ بنا اور اُس کے لیے اُن سے بدستِ خود مقابلہ کی نوبت آئی، کیوں ایک شکست کی صورت بنی۔ قرآن خود اِن سوالوں کا جواب دیتا ہے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ
اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا
قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ
نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ
لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ
النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ
قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾
فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ
قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ
الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ
ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ
اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ
فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ
مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ
تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ
الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾

اللہ نے اُن لوگوں کی بات سن لی جو کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔ ہم ان کی اس بات کو بھی ریکارڈ کر رہے ہیں ، اوراِن کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا ریکارڈ پر ہے۔ ہم ان سے کہیں گے کہ لو، اب چکھو جلنے کا عذاب○ یہ وہی کچھ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے کما کر اپنے آگے بھیجا ہے و گرنہ اللہ تو اپنے بندوں پر ہر گز ظلم کرنے والا نہیں ہے○ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ پیش کر دکھائے جسے آگ آکر کھا لے، آپ کہیے تمھارے پاس مجھ سے پہلے رسول روشن نشانیاں لے کر آچکے ہیں بمع اُس کے جس کا تم نے ذکر کیا، پھر اگر تم سچے ہو تو اُن کو تم نے کیوں قتل کیا؟○ اگر لوگوں نے تمھیں جھٹلایا ہے تو، بہت سے رسول تم سے پہلے بھی جھٹلائے جاتے رہے ہیں، جو کھلی ہوئی نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے○ ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم سب کو اپنے اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ قیامت ہی کے روز ملنا ہے۔ پس جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی کامیاب ہے، دنیا تو ایک حقیر پر فریب چیز ہے○ تمھاری جان اور اموال میں آزمائشیں ضرور کی جائیں گی، اور تم کو اُن لوگوں سے جنھیں کتابیں ملی ہیں اور مشرکین سے بھی بہت سی دل آزاری کی باتیں سنّیں پڑیں گی۔ اگر تم ثابت قدمی دکھاؤ اور پرہیز گاری اختیار کرو تو یقیناً یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے○

اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی جو کہتے ہیں کہ اللہ فقیر ہے اور ہم فقیروں کو کھلانے والے غنی داتا ہیں۔ ہم ان کی اس بات کو بھی ریکارڈ کر رہے ہیں، اور اِن کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا پہلے ہی سے ریکارڈ پر ہے۔ یہ انتظار کریں جب فیصلہ کی گھڑی آئے گی اُس وقت ہم ان سے کہیں گے کہ لو، اب چکھو آتشِ دوزخ میں جلنے کا عذاب ○ یہ وہی کچھ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے کما کر اپنے آگے بھیجا ہے و گرنہ اللہ تو اپنے کمزور و ناچیز بندوں پر ہر گز ظلم کرنے والا نہیں ہے ○ جو لوگ [یہود کی جانب اشارہ ہے] کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ پیش کر دکھائے جسے اللہ کی بھیجی ہوئی غیبی آگ آکر کھالے، آپ ان سے کہیے تمھارے پاس مجھ سے پہلے بہت سے رسول روشن نشانیاں لے کر آچکے ہیں بمع اُس نشانی کے جس کے لانے کا تم نے ذکر کیا، پھر اگر ایمان لانے کے لیے ایسی قربانی کی شرط جسے آگ کھا جائے پیش کرنے میں تم سچے ہو تو ان نشانیوں کو لانے والے اُن رسولوں کو تم نے کیوں قتل کیا؟ ○ اب اے محمدؐ! اگر قومِ یہود کے لوگوں نے تمھیں جھٹلایا ہے تو یہ کوئی اَنہونا کام نہیں، بہت سے رسول تم سے پہلے بھی یوں ہی جھٹلائے جاتے رہے ہیں، جو کھلی ہوئی نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ○ انجامِ کار ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم سب کو بعد از مرگ دوبارہ زندہ کیے جانے پر اپنے اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ تو بس قیامت ہی کے روز ملنا ہے۔ پس جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہی کامیاب ہے، رہی یہ دنیا کی زندگانی اور اس کی کامیابیاں، تو یہ محض ایک حقیر مگر پر فریب چیز ہے ○

اے ایمان والو! بندگی رب کی صداقت کی جانچ کے لیے تمھارے جسم و جان اور تمھارے اموال میں آزمائشیں ضرور کی جائیں گی، اور تم کو اُن لوگوں سے جنھیں آسمانی کتابیں ملی ہیں اور تمھیں اُن مشرکین مکہ سے بھی، جن کے پاس کتابیں نہیں ہیں بہت سی دل آزاری کی باتیں سننی پڑیں گی۔ اگر ان سب حالات میں تم ثابت قدمی دکھاؤ اور پرہیز گاری اختیار کرو تو یقیناً یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے ○

اَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۚ﴿۱۸۲﴾

اللہ تو اپنے کمزور و ناچیز بندوں پر ہر گز ظلم کرنے والا نہیں ہے ○

وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا
الۡكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ ۡ
فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَ اشۡتَرَوۡا بِهٖ
ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَبِئۡسَ مَا يَشۡتَرُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾
لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا
وَّ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا
فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ وَ
لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ
قَدِيۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ ١٩٦

اور یاد کرو جب اللہ نے اہلِ کتاب سے عہد لیا کہ تم اِس کو نوعِ انسانی کے سامنے کھول کر پیش کرنا، اور اس کو ہر گز نہ چھپانا۔ مگر انہوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اس کو بیچ ڈالا۔ کتنا بُرا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں○ تم لوگوں کو جو اپنے کرتوتوں پر بڑے نازاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں پر اُن کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے ہیں۔ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے○ زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک اللہ ہی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے○ ١٩٦

اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ
اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى
الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيۡنَ يَذۡكُرُوۡنَ اللّٰهَ
قِيٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰى جُنُوۡبِهِمۡ وَ
يَتَفَكَّرُوۡنَ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ
سُبۡحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ
اَخۡزَيۡتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ
اَنۡصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِىۡ لِلۡاِيۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا
بِرَبِّكُمۡ فَاٰمَنَّا ۖ

بلاشبہ زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کی پیہم آمد و شد میں ان دانشمندوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں○ جو کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یا اپنی کروٹوں پر ہوں، ہر آن اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر متوجہ رہتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! یہ سب کچھ تُو نے فضول نہیں بنایا ہے، تُو پاک ہے۔ پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے○ اے ہمارے پروردگار! جس کو تُو نے دوزخ میں بھیج دیا، حقیقت یہ ہے کہ اُسے بڑی ذلت و رسوائی سے دوچار کر دیا، اور پھر ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا○ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی لگانے والے کو سنا جو باآواز بلند ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو، پس ہم ایمان لے آئے۔

اور آج یہ جو آسمانی کتب کی تلاوت کرنے اور اُن سے اپنا کاروبارِ معیشت چلانے والے ہیں، یاد کرو جب اللہ نے اِن اہلِ کتاب سے عہد لیا تھا کہ تم اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اُس کو نوعِ انسانی کے سامنے کھول کھول کر پیش کرنا، اور اس کی تعلیمات کو ہر گز نہ چھپانا۔ مگر انہوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور اپنے مفادات کی خاطر تھوڑی اجرت پر اس کے احکام و فرامین کو خریداروں کی طلب اور خواہش کے مطابق ڈھال کر بیچ ڈالا۔ کتنا بُرا مطلب براری اور دین فروشی کا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں○ تم جبہ و دستار میں ملبوس عبادت گاہوں میں بیٹھے اللہ اللہ کرنے والے مذہب کے ٹھیکیدار لوگوں کو جو اپنے کرتوتوں پر بڑے نازاں اور خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ حصولِ علم میں محنت کے، ایثار و قربانی اور عبادت گزاری کے ایسے کاموں پر بھی اُن کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیے ہیں۔ حقیقت میں ان دین فروشوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے○ زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک ایک اکیلا اللہ ہی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے○ ۱۹ع بلاشبہ زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کی پیہم آمد و شد میں ان دانشمندوں کے لیے خالقِ کائنات کی معرفت کا سامان لیے بڑی نشانیاں ہیں○ جو کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں یا اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے ہوں، ہر آن اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور اُس کی شان کے اعتراف کے لیے آسمانوں اور زمین کی تخلیق پر غور و فکر کرتے ہیں۔ اس بے مثال صنّاعی کو دیکھ کر وہ بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! یہ سب کچھ تُو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تُو اس بات سے پاک ہے کہ بلا مقصد کام کرے۔ پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے○ کہ اے ہمارے پروردگار! جس کو تُو نے دوزخ میں بھیج دیا، حقیقت یہ ہے کہ اُسے بڑی ذلت و رسوائی سے دوچار کر دیا، اور پھر وہاں ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا○ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی لگانے والے کو سنا جو باآوازِ بلند ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو تو ہم ایمان لے آئے،

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ﴿۱۹۳﴾
رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا
تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ
اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ
ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ

پس اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہوں کو اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت وفادار نیکوکاروں کے ساتھ فرمائیو○ اے ہمارے پروردگار! جو وعدے تُو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کر دے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا○ تو اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کر لی اور جواب میں فرمایا میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ
قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ
لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ
تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ
بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ
﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ
يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَاۤ
اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا
يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ
رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾ ۲۰ع

خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک ہو۔ پس، جنھوں نے اپنے وطن چھوڑے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری خاطر ستائے گئے اور میرے لیے قتال کیا اور قتل ہوئے ان کے سب گناہ دور کردوں گا اور انھیں ایسے باغوں میں داخل کردوں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کے یہاں اُن کا بدلہ و ثواب ہے اور بہترین بدلہ تو اللہ ہی کے پاس ہے ○ [چمکتے دمکتے] شہروں میں لوگوں کی سرگرمیاں تمھیں کسی مغالطے میں نہ ڈال دیں ○ یہ حقیر سی پونجی ہے، پھر اِن لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، جو بدترین جائے قرار ہے ○ البتہ وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی جانب سے پہلی میزبانی ہوگی، اور جو کچھ اللہ کے پاس اپنے وفادار و نیکوکاروں کے لیے ہے اُس کی خوبی کا کیا ٹھکانا○ اور بے شک اہلِ کتاب میں ایسے بھی کچھ لوگ ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں، اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تمھاری طرف بھیجی گئی ہے اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف بھیجی گئی تھی، اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں، اور تھوڑی سی قیمت پر اللہ کی آیات کو فروخت نہیں کرتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے ○ اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، صبر کرو، [اہلِ باطل کے مقابلے میں اُن کی ٹکر کی] ثابت قدمی دکھاؤ، ایک دوسرے سے جڑے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔○ ۲۰ع

پس اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہوں کو اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور ہماری موت باوفا نیکوکاروں کے ساتھ فرمائیو○ اے ہمارے پروردگار! جو فلاح و کامرانی کے وعدے تُونے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے کیے ہیں ان کو ہمارے ساتھ پورا کردے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا○ اِس لجاجت اور اپنائیت کے ساتھ پکارنے پر ان کے رب نے اُن کی دعا قبول کر لی اور جواب میں فرمایا"میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔ خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک ہی جسمانی اور نظریاتی جنس سے ہو۔ پس، جنھوں نے اپنے وطن چھوڑے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری خاطر ستائے گئے اور میرے لیے قتال کیا اور قتل ہو کے شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گئے ان کے سب گناہ دور کردوں گا اور انھیں ایسے باغوں میں داخل کردوں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ کے یہاں اُن کا بدلہ و ثواب ہے اور بہترین بدلہ تو اللہ ہی کے پاس ہے○ چمکتے دمکتے شہروں میں اللہ کے نافرمان لوگوں کی عیاشی اور معاشی سرگرمیاں تمھیں دنیا کی حقیقت کے بارے میں کسی مغالطے میں نہ ڈال دیں○ یہ محض چند روزہ زندگی کی لذتوں کی حقیر سی پونجی ہے، پھر اِن سارے آخرت اور اللہ سے غافل دنیا میں سرگرم لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے، جو بدترین جائے قرار ہے○ البتہ وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی جانب سے پہلی میزبانی ہوگی، اور جو کچھ اللہ کے پاس اپنے وفادار و نیکوکاروں کے لیے ہے اُس کی خوبی کا کیا ٹھکانا○ اور بے شک اہل کتاب میں ایسے بھی کچھ لوگ ہیں جو اللہ کو مانتے ہیں، اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تمھاری طرف بھیجی گئی ہے اور اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف بھیجی گئی تھی، اللہ کے آگے خوف سے جھکے ہوئے ہیں، اور حقیر دنیا کی تھوڑی سی اجرت پر اللہ کی آیات کو فروخت کر کے دین فروشی نہیں کرتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے○ اے لوگو، جو ایمان لائے ہو، صبر کرو، اہلِ باطل کے مقابلے میں کم سے کم اُن کی ٹکر کی تو ثابت قدمی دکھاؤ، ایک دوسرے سے جڑے رہو، اور اللہ سے ڈرتے ہوئے پرہیز گاری اختیار کرو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے○۔

فہرستِ موضوعات باب ۱۴۶

- آغازِ جنگ، اور صحابہ کے دو گروہوں کی شکستہ دلی
- جب جیتی جنگ ایک آزمائش بن گئی
- يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ
- اللہ کے نزدیک جنگ اُحد کا ایک بڑا مقصد منافقین کے نفاق کو کھولنا تھا
- شہداء دنیا میں نہیں اللہ کے پاس زندہ ہیں
- نبیؐ کی حیثیت کا اور اُس کے فانی ہونے کی وضاحت
- آپؐ کو زخمی کرنے والے کافروں کو سزا کا اختیار رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیا گیا
- قریش کے لشکر کا تعاقب
- ہم کچھ لوگوں کو شہادت کے مرتبے پر فائز کرنا چاہتے تھے
- اہلِ ایمان کو منافقین کی باتوں کو اہمیت نہ دینے کی تلقین
- منافقین رسولؐ اللہ کی موجودگی میں قیادت اور فیصلہ سازی کا حق چاہتے ہیں
- منافقین کا گمان ہے کہ جہاد پر نہ جاتے تو موت سے بچ جاتے
- منافقین کا گمان تھا کہ مالِ غنیمت میں اللہ کا رسولؐ خیانت کرے گا! (نعوذُباللّٰہ)
- جنگ میں شدید حالات کی حکمت، منافقین کا پردہ چاک کرنا تھا
- مدینے میں منافقین کو ڈھیل کیوں دی گئی؟
- حق و باطل کی مسلح کشمکش کوئی نئی بات نہیں
- اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے
- تقویٰ اور احسان لازمی ترین اجزائے ایمانی
- بخل سے بچو
- جان و مال کی آزمائش کے ساتھ لوگوں کی باتیں
- تمام اہلِ کتاب بشمول مسلمانوں سے کتاب کے بارے میں ہدایت
- مقابلے کا صبر دکھاؤ
- اللہ پر توکّل اور کامل اعتماد
- جنت کا حصول اصل مسابقت کا میدان
- جنگ پر نکلنے سے قبل مشورے کی نوعیت